

مُبَارَكَاتُ آتِنِ

مُحَقِّقُ مَسَائِلِ جَدِيدِهِ
مفتی محمد نizam الدین صاحبِ رضوی

شالو کوڈ
مکتبہ طیبہ
۱۲۶ کامیک اسٹریٹ ممبئی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَالْفَجْرِ وَلَيَالٍ عَشْرٍ

قسم ہے فجر کی اور دس راتوں کی

مُبَارَك (۵) اَتَمِّ

مع طریقہ فاتحہ و ایصالِ ثواب

تالیف

محمد نظام الدین رضوی

استاذ و مفتی جامعہ اشرفیہ مبارکپور

ناشر

سنی دعوت اسلامی

مکتبہ طیبہ ۱۲۶، کامیکر اسٹریٹ، ممبئی - ۳

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام :	مبارک راتیں
مصنف :	محقق عصر حضرت علامہ مفتی محمد نظام الدین رضوی
طباعت بار پنجم :	۱۴۲۹ھ ۲۰۰۸ء
صفحات :	۶۴
تعداد اشاعت :	ایک ہزار (۱۰۰۰)
قیمت :	
ناشر :	سنی دعوت اسلامی، ممبئی
باہتمام :	مکتبہ طیبہ ۱۲۶، کامبیکر اسٹریٹ، ممبئی-۳

ملنے کے پتے

- ۱۔ مکتبہ برہان ملت، اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ، یوپی (انڈیا)
- ۳۔ نیوسلور بک ایجنسی 14، محمد علی روڈ، بھنڈی بازار، ممبئی-۳۔
- ۴۔ اقراء بکڈپو، محمد علی روڈ۔ ممبئی-۳،
- ۵۔ ناز بک ڈپو، بھنڈی بازار، ممبئی-۳
- ۲۔ مکتبہ اہل سنت و جماعت، عقب مسجد چوک، حیدر آباد

مضامین کی ایک جھلک

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴۲	شانِ نزول کا دوسرا واقعہ	۴	محرمِ شوال سے اوقات کے فضل و شرف کی صفات
۴۲	شانِ نزول تیسرا واقعہ		شبِ معراج ۵ تا ۱۱
۴۳	شبِ قدر کون سی رات ہے؟		مومنوں کی معراج
۴۵	شبِ قدر میں کیا کرے؟	۷	شبِ معراج کی عبادت
	شبِ عید و شبِ بقرعید ۳۶ تا ۳۹		شبِ برأت کی خصوصیتیں ۱۲ تا ۳۲
۴۶	فضائلِ عیدین		تقسیمِ امور
۴۷	عیدین کی راتوں کی عبادت	۱۳	نزولِ رحمت و فیضانِ بخشش
	مبارک راتوں میں کیا کرے؟ ۵۰ تا ۶۳	۱۷	اللہ کی رحمت سے محروم رہنے والے
		۲۵	قبولِ شفاعت
۵۰	(۱) شبِ بیداری	۲۷	فضیلتِ عبادت
۵۰	تلاوتِ قرآن	۳۰	شبِ برأت کا خیر مقدم ۲۲ تا ۳۷
۵۱	توافل، صلوة التبیح		جرائمِ ثلثیہ اور حقوق کی ادائیگی
۵۲	اذکار و تسبیحات	۳۵	روزہ
۵۳	اسمِ اعظم	۳۶	شبِ برأت کے آوراد و اعمال
۵۳	دردِ شریف	۳۷	آتشِ بازی کی بدعت
۵۳	دعا کا مسنون اللہ مقبول طریقہ		شبِ قدر کے فضائل ۳۸ تا ۴۵
۵۵	قرآن و حدیث کی دعائیں		سودہ قدر کے شانِ نزول
۵۹	(۲) زیارتِ قبور	۳۹	شانِ نزول کا دلگداز واقعہ
۶۰	زیارت کا مستحب طریقہ		
۶۱	(۳) آموات کے لیے خیرات و ناکحہ		
۶۲	ناکحہ و ایصالِ ثواب کا طریقہ		
۶۳	رنگِ ناز و خجندیہ کا طریقہ		

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي فَضَّلَ السَّاعَاتِ بِبَعْضِهَا عَلَى بَعْضٍ مِمَّا خَصَّهُ
بِمُرِيدِ الْإِلْطَافِ وَرَفَعَ بَعْضَهَا دَرَجَتٍ وَالصَّلَاةَ وَالسَّلَامَ عَلَى صَاحِبِ الشَّفَاعَةِ

وَالْمُعَاجِزِ وَالْقَدِيرِ الْبَرَاءَةِ وَعَلَى آلِهِ الْبُورَةِ وَصَحْبِهِ نَجُومِ الْهُدَايَةِ

اللہ تبارک و تعالیٰ نے مخلوقات میں سے بعض چیزوں کو بعض پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔ یعنی ان کے اندر ایسی خصوصیات یا ایسی خوبیاں پیدا فرمائی ہیں جن سے ان چیزوں کی فضیلت و برتری دوسرے پر عیاں اور ظاہر ہوتی ہے۔
فضائے بیٹھ میں تیرنے والے □ □ ضرور اپنی تابانگی سے ضیا باری کر رہے ہیں لیکن آفتاب و ماہتاب کے جلو □ کا کیا کہنا۔ یہ ایک محسوس مثال ہے جس سے ہر عامی و ناخواندہ آفتاب کے کمان و برتری کا قائل ہوتا ہے مگر بعض ایسی محسوس اشیا ہیں جن کی برتری کا ہم کو احساس نہیں ہوتا۔ ہر روز سورج طلوع ہوتا ہے پھر ڈوب جاتا ہے اور ہم نہیں سمجھ پاتے کہ کون سا دن ایسا ہے جس میں برتری و کمال پایا جاتا ہے کیونکہ وہی روشنی و تابانی آج بھی ہے جو کل تھی لیکن اہل بصیرت اس بات کو سمجھتے ہیں کہ بعض آیات اللہ ایسے ہیں کہ جن کی برکتوں اور بے شمار خوبیوں کا احساس صرف خاصانِ خدا کو حاصل ہوتا ہے۔ اسی طرح بعض راتیں ایسی ہوتی ہیں جن کی ظاہری ستارہ کیوں اور ظلمتوں کے پس پردہ انوار و تجلیات کی بارشیں ہوتی ہیں،

جن میں بندوں کو نوازاجاتا ہے اور رمتوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں انھیں میں سے چند خاص خاص با عظمت راتیں یہ ہیں۔

(۱) شبِ معراج (۲) شبِ برات (۳) شبِ قدر

(۴) شبِ عید (۵) شبِ بقرعید

شبِ معراج

یہ رجب کی ستائیسویں رات ہے اس رات میں سید الانبیاء محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خدا نے پاک کا وہ قرب خاص حاصل ہوا جو کسی نبی، رسول اور فرشتہ مقرب کو بھی حاصل نہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی بارگاہِ خاص میں بڑے ہی اعزاز کے ساتھ بلایا، ہم کلامی کا شرف بخشا، اپنے دیدار سے نوازا، اور آپ کی اُمت کے لئے نماز جیسی پاکیزہ و بزرگ عبادت کا تحفہ عطا کیا۔ قرآن مجیم میں واقعہ معراج کی منظر کشی یوں کی گئی ہے۔

پاک ہے اُسے جو اپنے بندے (محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جس کے گرد اگر درہم نے (دینی و دنیوی) برکت دے کہی ہے کہ اسے ہم (ملکوتِ سماوات و ارض کی) اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں۔

سُبْحَانَ الَّذِي أَسْأَلُ بِعَبْدِهِ
لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى
الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى الَّذِي بَارَكْنَا
حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا
(س بنی اسرائیل ۱۷-۱۸)

تَمَّ دَنَا قَدَلِي ۖ فَكَانَ قَاتِبٌ
 قَوَّسِينَ اَوْ اَدْنٰى جَ فَاَوْحٰى اِلٰى
 عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰى مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ
 مَا رَاٰ ۚ اَفَتَمُرُّوْنَهٗ عَلٰى
 مَا يَرٰى ۚ وَ لَقَدْ رَاٰ نَزْلَهٗ
 اٰخِرٰى ۝

پھر وہ جلوہ حق اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم کے قریب ہوا، پھر خوب آتر آیا ربیعنی
 اور زیادہ قریب ہو گیا، تو اس جلوے اور اس
 محبوب میں دو ہاتھ ملا اس سے بھی کم نا مل رہ گیا۔
 اب اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کو بلا واسطہ
 وحی فرمائی جو بھی وحی فرمائی۔ دل نے نہ ٹھٹھایا
 جو (آنکھ نے) دیکھا تو رائے مشرکوں! کیا تم ان سے

(س النجم ۵۲ - آیہ ۸ - ۱۳)

ان کے دیکھے ہوئے پر جھگڑتے ہو؟ (اور واقعات معراج کا انکار

کرتے ہو) اور انہوں نے تو وہ جلوہ حق دوبار دیکھا۔

مَا نَرَا عِ الْبَصَرُ وَمَا طَعْنٰى ۚ لَقَدْ
 رَاٰى مِنْ اٰیٰتِ رَبِّهٖ الْكُبْرٰى ۝
 (س النجم ۵۲ - آیہ ۱۷، ۱۸)

(مٹائے پاک کی دید سے اس کے حبیب کی)
 آنکھ نہ کسی طرف پھری، نہ مد سے بڑھی۔ بیشک
 اپنے اپنے رب کے عظام ملک و ملکوت کی
 بہت بڑی نشانیاں دیکھیں۔

سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شبِ معراج کے خصائصِ نعم کا تذکرہ کرتے
 ہوئے بیان فرمایا۔

فَاَوْحٰى (اللہ) اِلٰى مَا اَوْحٰى،
 فَفَرَضَ عَلٰى خَمْسِيْنَ صَلَاةً فِى
 كُلِّ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ۔
 (رواہ مسلم ص ۱۷۹)

اللہ تعالیٰ نے (بلا واسطہ) مجھے وحی
 فرمائی جو کچھ بھی وحی فرمائی اور مجھ پر
 ایک دن رات میں پچاس وقت کی نمازیں
 فرض کیا۔

حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی گزارش پر آپ نے بارگاہ الہی میں
تو مرتبہ نمازوں میں کمی کی درخواست کی اور ہر دفعہ پانچ وقت کی نماز کم ہوتی
رہی یہاں تک کہ پانچ وقت کی باقی رہ گئی۔

قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اِتَمَنْ تَمَسُّ
صَلَوَاتِ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ لِكُلِّ
صَلَاةٍ عَشْرًا، فَذَلِكَ تَمَسُّونَ
صَلَاةً۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محبوب برابر
درج کئے گئے، یہ دن رات میں پانچ نمازیں
ہیں لیکن ہر نماز پر دس وقت کی نماز کا ثواب
ملے گا، تو یہ پانچ وقت کی نمازیں ثواب

میں پچاس وقت کی نمازوں کے برابر ہیں۔ (رواہ مسلم) (۱)

خداے پاک نے شبِ معراج میں خاص طور پر یہی
نمازوں کا تحفہ عطا فرما کر یہ اشارہ فرمایا ہے کہ

مومنوں کی معراج

دیدارِ الہی و قربِ خداوندی تو رسول کی معراج ہے اور نمازوں کے ذریعہ
اس پاک نبی سے راز و نیاز مومنوں کی معراج ہے اسی لئے نماز کی ادائیگی
میں خشوع و خضوع کا یہ حکم دیا گیا:

اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنْتَ تَرَاهُ،
فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّ
يَرَكَ۔

تم اللہ کی عبادت یوں کرو کہ جیسے اے
دیکھ رہے ہو، اور اگر تیرا یہ حال نہ ہو کہ جیسے
اے دیکھ رہے ہو تو کم از کم، اس خشوع کے
ساتھ عبادت کرو کہ وہ مجبوراً حق یقیناً تجھ کو

(رواہ مسلم)

(۲)

(۱) مسلم شریف ص ۹۱، کتاب الایمان باب الاسماع

(۲) مشکوٰۃ شریف ص ۱۱ بحوالہ مسلم شریف۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

أَتَرَبُّ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ
وَهُوَ سَاجِدٌ فَاكْثُرُوا الدُّعَاءَ
بِذِكْرِهِ
بندہ مجاہد کی حالت میں اپنے رب کے سب سے
زیادہ قریب ہوتا ہے تو مجاہد میں زیادہ سے
زیادہ دعا کرو ۔

(رواہ مسلم) رشکوۃ شریف ص ۴۲ بحوالہ مسلم شریف

یہاں سے معلوم ہوا کہ شبِ معراج حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے لئے بھی معراج کی رات ہے، اور آپ کی امت کے لئے بھی معراج کی رات ہے
مجدد اسلام حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں :

• رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی چیز سے شرف نہ پایا، بلکہ جو چیز
حضور کی طرف منسوب ہو گئی اسے شرف مل گیا۔ اللہ عز و جل غیر افضل
اشیاء کو بھی اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق فرماتا ہے تاکہ ان
اشیاء کو افضل حاصل ہو، لہذا ولادتِ اقدس ماہ ربیع الاول شریف میں
ہوئی نہ ماہِ مبارک رمضان میں۔ اور روزِ جانِ افروزِ دُشنبہ کو ہوئی نہ
روزِ مبارک جمعہ (دیں) اور مکانِ مولدِ اقدس میں ہوئی نہ کعبہ معظمہ میں
(کہ یہ ماہ، دن، مکان بھی اشرف و افضل ہو جائیں) (۱)

تو جس رات کو یہ شرف حاصل ہو کہ اس میں سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کی معراج ہوئی ہو، اس میں خداے پاک نے اپنے محبوب کو خصائصِ نعم سے نوازا ہو، اپنے دیدار کی نعمت کب سے سرفراز کیا ہو وہ رات کتنی افضل و بزرگ ہوگی اس کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا۔

شبِ معراج کی عبادت و نماز۔ رات میں جاگ کر دو، دو یا چار چار رکعت کی نیت سے نفل نمازیں پڑھے،

ایک بار صلوٰۃ التَّسْبِيح بھی پڑھے (اس نماز کا ذکر صفحہ ۵۲ پر ہے) اور خاص طور پر یہ بارہ رکعت نماز ضرور پڑھ لے جس کی حدیث میں رغبت دلائی گئی ہے۔ حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رجب کی ستائیسویں رات میں عبادت کرنے والوں کو تئیس سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔ جس نے اس رات میں بارہ رکعت نماز اس طرح پڑھی کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھ کر قرآن حکیم کی کوئی سورہ پڑھے اور دو رکعت پر تشہد (التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ آخِرُکَ) پڑھ کر (بعد درود) سلام پھیرے اور بارہ رکعتیں پڑھنے کے بعد تئیس مرتبہ تَسْبِيح پڑھے سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ۔ پھر تئیس مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ اور تئیس مرتبہ رُوِثِیْف پڑھے تو دنیا و آخرت کے امور کے متعلق جو کچھ چاہے دعا کرے اور صبح میں روزہ رکھے تو یقیناً اللہ تعالیٰ اس کی تمام دعاؤں کو قبول فرمائے گا مگر یہ کہ وہ کسی گناہ کی دعا کرے (تو یہ دعا مقبول نہ ہوگی) (۱)

(۱) دیباچہ العلوم ص ۱۳۲۴ بیان المیال والایام الفاضلۃ۔ والمنفی عن محل الأسفار فی الأسفار فی تخریج

یہ حدیث ضعیف ہے لیکن فضائلِ اعمال کے باب میں حدیث ضعیف بھی مقبول ہوتی ہے۔

(۱۲) دُعَاء :- ہر نماز کے بعد دعا کرے۔ بہتر یہ ہے کہ وہ دعائیں پڑھے جو صفحہ ۵۹ تا صفحہ ۵۹ پر لکھی ہوئی ہیں۔ دعا سے پہلے اور دعا کے بعد درود شریف ضرور پڑھے۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ راتوں میں کوئی دعا نہ پڑھے کی جاتی۔ رجب کی پہلی رات، شعبان کی ٹیپندر ہوئی رات، جمعہ کی رات، عید کی رات اور بقرہ عید کی رات (مکاشفۃ القلوب عربی ص ۲۴۹ بحوالہ دلیلی)

شبِ معراج ماہِ رجب کی تمام راتوں سے افضل و بزرگ ہے تو اس رات میں بدرجہ اولیٰ کوئی دعا نہ پڑھے گی۔ اِنْ شَاءَ اللہ تعالیٰ۔

(۱۳) روشناس :- ۲۷ رجب کو دن میں روزہ رکھے بہتر یہ ہے کہ ۲۶ رجب کو بھی روزہ سے رہے اور ممکن ہو تو یومِ معراج کے روزے کے ساتھ چودہ روزے اسی ماہ میں اور رکھے۔

• ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رجب وہ پُر عظمت مہینہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ نیکیوں کا ثواب کئی گنا زیادہ

مافی الإیمار من الأخبار علی ہاشم الإیمار ص ۲۷۳ بحوالہ فضائل آیام الدلیالی لأبی موسیٰ المدینی۔ ثابت پانچویں سترہم ص ۱۸۵ بحوالہ عاتقا ابن جریر کی دہرہ سہمی۔

دیتا ہے۔ جس نے اس ماہ میں ایک دن کا روزہ رکھا تو گویا اس نے سال بھر کے روزے رکھے اور جس نے اس ماہ میں سات دن کے روزے رکھے تو اس پر روزہ کے سات دروازے بند ہو جاتے ہیں اور جس نے اس ماہ میں آٹھ دن روزے رکھے اس کے لئے جنت کے آٹھ دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس ماہ میں دس دن کے روزے رکھنے والا اللہ سے جو مانگے گا وہ اسے عطا کرے گا، اور جو اس ماہ میں پندرہ روزے رکھے تو آسمانی منادی آواز دیتا ہے اے روزہ دار تیرے تمام پچھلے گناہ معاف کر دیئے گئے اب نیک عمل شروع کر دو، جو زیادہ اچھے عمل کرے گا اسے زیادہ ثواب دیا جائے گا۔ (۱)

یہ حدیث حکماء فروع ہے اُم المؤمنین نے سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سن کر ہی یہ فضائل بیان کئے ہیں۔ اور امام بیہقی نے اس کا مرفوع ہونا جو منکر کہا ہے وہ ان کی اپنی سند کے لحاظ سے ہے۔

• حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک نہر ہے جسے رجب کہا جاتا ہے وہ اس کا پانی (دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہے جو رجب میں ایک دن روزہ رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے اس نہر سے سیراب فرمائے گا۔ (۲)

(۱) ماہیت بالسنۃ مقرجم ص ۱۰۱، ۱۰۲ بحوالہ شعب الایمان بیہقی۔

(۲) دُرّة النامعین مث بحوالہ شعب الایمان بیہقی۔

شبِ برات

گھرایا ابرِ رحمت ہر طرف سے باگِ گردوں پر
سردوں پر سایہ لطفِ خدا کا وقت آیا ہے

اس رات کے چار نام ہیں :

لیلة الرحمة یا شبِ رحمت

لیلة مبارکة یا شبِ مبارک

لیلة الصلک یا شبِ پروانہٴ نجات (۱)

لیلة البدر اے یا شبِ برات

اس رات میں چونکہ بے شمار برکتوں اور رحمتوں کا نزول ہوتا ہے اس لئے اس کو شبِ مبارک۔ اور شبِ رحمت کے نام سے موسوم کیا گیا۔ برارۃ کا معنی بری ہونا، رہا ہونا اور نجات پانا ہے اور صبح کا معنی پروانہ ہے چونکہ اس رات میں خدا کے غفور و رحیم بندوں کو جہنم سے بری کر کے نجات کا پروانہ دیدہ برآ ہے اس لئے اسے شبِ برات اور شبِ پروانہٴ نجات کہا جاتا ہے۔

یہ وہ با عظمت رات ہے جسے اللہ تبارک و تعالیٰ نے بے انتہا خوبیوں اور برکتوں کا جامع بنایا ہے اور بہت سے خاصائص و امتیازات سے شرف بخشا ہے۔ اس کے پانچ اہم خاصائص تفسیر کشان اور فتوحات الہیہ میں یہ بتائے گئے۔

(۱) الفتوحات الالہیة معروف بہ جمل من ۱۰۰-۳۳۔

تقسیم امور، نزولِ رحمت، نِضَانِ بخشش، قبولِ شفاعت،
فضیلتِ عبادت (۱)

یہ خصائص کس قدر اہم ہیں اور ان کے باعث شبِ برأت کا فضل و شرف
کتنا عظیم ہے اس کا اندازہ ذیل کی تشریح سے ہوگا۔

تقسیم امور | اس رات میں سال بھر میں ہونے والے تمام امور کائنات
عروج و زوال، ادبار و اقبال، تسخیر و شکست، فراخی و تنگی

موت و حیات اور کارخانہ قدرت کے دوسرے شعبہ جات کی فہرست مرتب
کی جاتی ہے اور انتظام کار فرشتوں کو الگ الگ ان کے کاموں کی ڈیوٹی تقسیم
کردی جاتی ہے۔ ارشاد باری ہے :

حَمْدٌ ۚ وَ الْكِتَابِ الْمُبِينِ ۝
إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ مُبَارَكَةٍ ۚ
إِنَّا كُنَّا مُنذِرِينَ ۝ فِيهَا يُفْرَقُ
كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ ۝ أَمْرًا قَدَرًا
عِنْدَنَا ۚ (۲)

قسم اس روشن کتاب (قرآن پاک) کی،
بیشک ہم نے اسے برکت والی رات میں
اتارا، بیشک ہم اپنے عذاب کا درنا تو
ہیں، اس میں ہر حکمت والا کام ہمارے پاس
کے حکم (فاس) سے بانٹ دیا جاتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کام اپنے کام مطلب یہ بیان کیا کہ
سال بھر میں جو کچھ ہوگا وہ سب لوح محفوظ سے لکھ دیا جاتا ہے، رزق، موت

(۱) الفتوحات الإلهیة معروفة بجل مناجاة والکائنات عن حقائق التنزیل ص ۲۱۱

(۲) قرآن حکیم سورہ دخان ۴۳ - آیت ۵

حیات ، بارش ، رہاں تک کر یہ بھی لکھ دیا جاتا ہے فلاں فلاں حج کرے گا۔ (۱)
 حضرت محمدرضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مفسرین کرام کے ایک گروہ کا موقف
 یہ ہے کہ اس آیت کریمہ میں ، یلذُّ مبارک ۔ یا ۔ برکت والی رات ، سے مراد شعبان کی
 پندرہویں شب ، شب بارات ہے ۔ (۲) اور اسی رات میں یہ سب کام انجام
 پاتے ہیں جیسا کہ احادیث نبویہ اس کی شاہد ہیں ۔

• ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ
 حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ، کیا تم جانتی ہو کہ شعبان کی پندرہویں
 رات میں کیا ہوتا ہے ؟ (یعنی کیسے اہم ، بابرکت اور نادر امور انجام پاتے ہیں ؟)
 انھوں نے عرض کیا ، یا رسول اللہ ! ارشاد فرمائیے کیا ہوتا ہے ، تو آپ نے فرمایا ۔
 فِيهَا أَنْ يُكْتَبَ كُلُّ مَوْلُودٍ مَيِّتٌ
 بَنِي آدَمَ فِي هَذِهِ السَّنَةِ ، وَفِيهَا
 أَنْ يُكْتَبَ كُلُّ هَالِكٍ مِّنْ بَنِي آدَمَ
 فِي هَذِهِ السَّنَةِ ، وَفِيهَا تَرْتَفَعُ أَعْمَالُ
 وَفِيهَا تُنْزَلُ أَرْزَاقُهُمْ ۔
 (۳)

۱۱۱ اس رات میں انسان کا ہر بچہ جو اس سال
 پیدا ہوگا لکھ دیا جاتا ہے ، (۲) جسے آدمی اس
 سال وفات پائے گا (انھیں بھی درج کر دیا
 جاتا ہے ، (۳) اور لوگوں کے سارے اعمال
 (نیک و بد) پیش کئے جاتے ہیں (۴) اور ان
 کی روزیاں بھی (آمدنی) دکھائی جاتی ہیں۔

(۱) الذُّرُّ المَشْهُورُ فی التفسیرِ بالمأثورِ ص ۲۵۰ (بیروت)

(۲) الفتوحات الالہیہ ص ۳۹۹

(۳) مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۱۵ باب قیام شہر ، مضان فعل ۳ بحوالہ دعوات کبیر للبیہقی

• حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک شعبان سے دوسرے شعبان تک
میتِ حیات کا قتم ہونا لکھ دیا جاتا ہے یہاں تک کہ آدمی شادی کرتا ہے، اسکے
یہاں بچہ پیدا ہوتا ہے حالانکہ اس کا نام مرنے والوں میں لکھ چکا ہوتا ہے۔ (۱)
• حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں
کہ اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پورے شعبان میں روزہ رکھتے بہانگ
کہ اسے رمضان المبارک سے ملا دیتے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ماہِ
شعبان کے روزے آپ کو دوسرے مہینوں کے بر نسبت زیادہ محبوب و پسندیدہ
ہیں؟ تو آپ نے فرمایا۔

ہاں اے عائشہ! جو بھی سال بھر میں فوت ہوتا ہے
اس کا وقت (روزات) شعبان ہی کے مہینے میں
لکھ دیا جاتا ہے تو یہ بات مجھے محبوب ہے کہ میرے
وصال کا وقت اس حال میں لکھا جائے کہ میں
اپنے رب کی عبادت اور نیک کام میں مشغول رہوں
ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا اے عائشہ!
اسی مہینے میں ملک الموت فوت ہونے والوں کے
نام لکھ لیتے ہیں تو مجھے پسند ہے کہ میرا نام روزہ کی حالت
میں لکھا جائے۔ (۲)

(۱) الدر المنثور ص ۶۳۲ بحوالہ ابن رجب و دیلمی۔

(۲) الدر المنثور ص ۶۳۲ بحوالہ خطیب و ابن النجار۔

• حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرماتے سنا چار راتوں میں اللہ تعالیٰ خیر و برکت کے دروازے کھول دیتا ہے (انہیں میں سے ایک رات) شعبان کی پندرہویں شب (رہے) اس رات میں وفات کے اوقات، روزیاں اور حج کرنے والوں کے نام لکھے جاتے ہیں۔ (۱)

• حضرت عطار بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب شعبان کی پندرہویں رات آتی ہے تو فرشتہ موت کو ایک فہرست دے کر یہ حکم دیا جاتا ہے کہ اس میں جس جس کا نام درج ہے اس کی روح قبض کر دو تو بندہ بستر پچھا آتا ہے، شادی کرتا ہے، گھر بنا آتا ہے اور اس کا نام مردوں کی فہرست میں لکھا ہوتا ہے۔ (۲)

• حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آیت کریمہ میں واردِ جنت والا کامیاب بنے۔

کا مطلب یہ بیان کرتے ہیں کہ شعبان کی پندرہویں راتیں سال بھر کے کاموں کا پختہ فیصلہ کر دیا جاتا ہے، زندہ رہنے والوں اور حج کرنے والوں کو بھی حکم دیا جاتا ہے پھر ان نامزد لوگوں میں کسی کو کم یا زیادہ نہیں کیا جاتا۔ (۳)

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ وہ نورانی رات جس کو قرآن حکیم میں کَلِمَةُ مُبَارَكَةٍ، یا شب مبارک، کہا گیا ہے یا وہ رات جس میں نظام نامہ کائنات کی تقسیم ہوتی ہے وہ ہم گنہگاروں کی رہائی و بخشش کے کی رات۔ شبِ بَرارت۔

(۱) الدر المنثور ص ۶۳۶ بحوالہ خطیب بیرواۃ مالا۔

(۲) الدر المنثور ص ۶۳۶ بحوالہ ابن ابی الدنيا۔

(۳) الدر المنثور ص ۶۳۶ بحوالہ ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی العتیم۔

ہے۔ تو اس رات کو ذکر و عبادت سے معمور رکھنا چاہئے۔

اس رات میں خدا کے پاک
نزولِ رحمت و فیضانِ بخشش | دن ڈوبنے کے بعد سے ہی اپنی

بے پناہ رحمتیں دنیا والوں پر نازل کرتا ہے اور بے شمار لوگوں کو اپنے فضلِ
 خاص سے بخش دیتا ہے۔

• مولائے کائنات حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت
 ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب شعبان کی
 پندرہویں رات آجائے تو تم لوگ رات میں عبادت کرو، اور دن میں روزہ رکھو
 بیشک اللہ تعالیٰ اس رات میں دن ڈوبنے کے وقت سے آسمان دنیا پر بجلی
 رحمت کا نزول فرما کر یہ اعلان کرتا ہے کہ :

الْأَمِينُ مُسْتَغْفِرٌ فَأَعْفِرْ لَهُ
 الْأَمْثَرِ نَبِيٍّ فَأَرْزُقْهُ
 الْأَمْبُتَ إِلَى فَأَعْأَفِيْهِ
 أَلَا كَذًا، أَلَا كَذًا حَقُّ
 يَطْلُعُ الْفَجْرُ (۱)

کیا کوئی بھی مغفرت کا طالب گارہے کہ میں اسے بخش
 دوں، اور ہے کوئی روزی کا چاہنے والا کہ میں
 اسے رزق عطا کروں، ہے کوئی گرفتار بلا کہ میں
 اسے عافیت بخشوں، ہے کوئی ایسا اور ایسا؟
 (یعنی آج رحمتوں کے خزانے نئے جاری ہیں)

کوئی بھی شخص میری کسی رحمت کا طالب ہے کہ میں اسے فضل و احسان
 سے نواز دوں) رحمتِ عامہ کی داد و بخشش کا یہ اعلان رات بھر ہوتا رہتا ہے
 یہاں تک کہ فجر نمودار ہو جاتا ہے۔

اسی حدیث کی دوسری روایت میں یہ اضافہ بھی ہے۔

الْأَسْأَلُ فَأُعْطِيَهُ (۱) ہے کوئی مانگنے والا کہ میں اسے عطا کروں۔

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار نے یہ بھی فرمایا :

فَلَا يَسْأَلُ أَحَدٌ إِلَّا أُعْطِيَ، إِلَّا تَوَجَّعَ كَوْنُ شَخْصٍ مَانِكْتَبَ لِي عَطَايَا مَا
نَايْتَهُ بِنَفْسِهِمَا أَوْ مَشْرُكٌ۔ ہے سوائے زنا کار عورت یا مشرک کے دیکر

محروم رہتے ہیں۔ (۲)

حدیث پاک میں فجر نمودار ہونے سے مراد سحری ختم ہونے کا وقت ہے۔
یہ ایک مسلمان کے لئے اس کی خوش نصیبی کی معراج ہے کہ خود اس کا خصال و
مالک اس سے راضی ہو کر یہ فائے کرم جو کچھ مانگو میں سب عطا کروں گا۔
کشادہ و سب کرم گروہ بے نیاز کرے
نیاز مند نہ کیوں اس ادا پہ ناز کرے

• حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ اپنی باری کے
روز ایک رات میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہ پایا، ناگاہ دیکھا کہ
وہ (مدینہ طیبہ کے قبرستان) بقیع میں موجود ہیں، سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
فرمایا، کیا تمہیں اندیشہ ہوا کہ اللہ اور اس کے رسول تمہارے ساتھ عدل نہ کریں گے؟

(۱) الدر المنثور ص ۲۶ بحوالہ شعب الایمان بیہقی

(۲) الدر المنثور ص ۲۷ بحوالہ بیہقی شریف۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ بات نہیں مجھے یہ گمان ہوا کہ آپ اپنی بعض اذواج کے پاس تشریف لے گئے ہیں۔ تو سرکار نے ارشاد فرمایا :

إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْزِلُ لَيْلَةَ
النَّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى التَّمَاثُ
الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِكُلِّ تَرْتَمِينٍ عَدَدَ
شَعْرِ غَنَمٍ كُلِّبٍ (۱)

یشک اللہ عزوجل شبِ شعبان کی پندرہویں رات
میں آسمان دنیا کی طرف تجلی رحمت کا نزول
فرماتا ہے تو بقید کلب کی بجریوں کے بال سے
بھی زیادہ بندوں کو بخش دیتا ہے۔

مطلب یہ ہے کہ عائشہ! اگرچہ آج کی شب تیری باری کی ہے لیکن چونکہ
اس مقدس رات کا ایک ایک لمحہ خیرات و برکات اور تمجیلاتِ رحمانیہ کے نزول
کا ہے اس لئے میں نے چاہا کہ اپنی امت کے لئے بخشش کی دعا کروں۔

• حضرت عائشہ صدیقہ بیان کرتی ہیں کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم (نفل) نماز پڑھنے لگے تو سجدہ اتنا دراز کیا کہ مجھے یہ شبہ ہوا کہ
آپ کی روح قبض کر لی گئی میں نے جب یہ حال دیکھا تو جا کر آپ کے انگوٹھے
کو ہلایا، وہ ہلاتو میں لوٹ آئی، جب آپ نے سجدے سے سر اٹھایا اور نماز سے
فارغ ہوئے تو فرمایا اے عائشہ، یہ فرمایا اے خیرار! کیا تجھے یہ خدشہ ہوا کہ
نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رتیری باری میں تیرے ساتھ وفادارانہ سلوک نہ کریں گے؟
میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! خدا کی قسم ایسا نہیں۔ ہاں آپ کے دیر تک سجدے
میں پڑے رہنے کی وجہ سے میں یہ سمجھنے لگی تھی کہ آپ اللہ کو پیارے ہو گئے۔

(۱) سنن ابن ماجہ مثلاً باب عا جاء فی لیلة النصف من شعبان۔ و سنن ترمذی

مثلاً ۱۰۱۳، ابواب الصوم۔ و در منثور مثلاً ۶۲۷ بحوالہ ابن ابی شیبہ و بیہقی۔

فَقَالَ: اَسْتَدْرِيْنِ اَتَى لَيْلَةَ هَذِهِ؟
 قُلْتُ: اَللّٰهُ وَاَرْسُوْلُهُ اَعْلَمُ. قَالَ
 هَذِهِ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ
 اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَطْلُعُ عَلٰى عِبَادِهِ
 فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ يَغْفِرُ
 لِلْمُسْتَغْفِرِيْنَ، وَيَرْحَمُ الْمُسْتَزْحِمِيْنَ
 وَيُوَخِّرُ اَهْلَ الْاُحْقَادِ كَمَا هُمْ (۱)

تو آپ نے فرمایا کیا تم جاہلی ہو کر یہ کون سی رات
 ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول خوب
 جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا یہ شعبان کی پندرہویں
 رات ہے، بیشک اللہ عزوجل اس رات میں اپنے
 بندوں پر لطف و رحم کے ساتھ توجہ فرماتا ہے تو
 مغفرت پانے والوں کو بخش دیتا ہے اور رحم کی التجا
 کرنے والوں پر رحم و مہربانی کرتا ہے اور کثیر رکھنے

والوں کو اپنی رحمت سے آٹائے رکھتا ہے جیسے وہ لوگ (اللہ سے دور)

ہیں۔ امام بیہقی نے فرمایا یہ حدیث مرسل حید ہے۔

• بیہقی شریف کی ایک روایت کے مطابق حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
 تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ ”اپنے جانے، وہاں سے آنے، پھر خواجگاہ میں سرکار علیہ الصلوٰۃ
 والسلام سے ہیکلام ہونے کا ایک تفصیلی واقعہ ذکر کیا ہے جس میں سرکار نے آپ کو
 خطاب کرتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا۔

بَلْ اَتَانِيْ جِبْرِیْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 فَقَالَ: هَذِهِ اللَّيْلَةُ لَيْلَةُ النِّصْفِ
 مِنْ شَعْبَانَ، وَبِاللّٰهِ فَيَمْحَا عَقْدَاؤُ
 مِنَ النَّارِ بَعْدَ دُشْعُوْرٍ غَنِيْرٍ كَلْبٍ۔

بلکہ میرے پاس جبریل علیہ السلام تشریف لائے
 اور فرمایا یہ شعبان کی پندرہویں رات ہے
 اللہ تعالیٰ اس رات میں قید کلب کی بکریوں
 کے بالوں کی گنتی کی مانند نافرمانوں کو جہنم سے

لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهَا إِلَى مُثَرِّفٍ وَلَا
إِلَى مُتَأَحِّفٍ وَلَا إِلَى قَاطِعٍ رَحِمٍ -
آزاد کر دیتا ہے (لیکن، شرک، کینہ و ریا، جنتی
جو جماعتِ اہست سے خارج ہو، رشتہ کاٹنے
والے، کپڑا گھسیٹ کر پھٹنے والے، ماں باپ کے
نافران اور شراب کے عادی کی طرف اس لذت میں
وَلَا إِلَى مُسْبِلٍ، وَلَا إِلَى عَائِلٍ وَلَا دَائِفٍ -
وَلَا إِلَى مُدْمِنٍ حَمْرٍ -
بھی نگاہِ رحمت نہیں فرماتا۔

(۱۱)

یہی شریف میں اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے مگر یہ ضعیف ایک
خاص سند کے لحاظ سے ہے ورنہ متن اور طرقِ سند کے متعدد ہونے کی وجہ
سے درجہِ حسن میں ہے جس پر عمل مشروع ہے۔
عرب میں سب سے زیادہ بکریاں قبیلہ کلب میں پالی جاتی تھیں، ظاہر
ہے کہ بکریوں کی تعداد جہاں زیادہ ہوگی وہاں ان کے بالوں کی تعداد بھی بہت
زیادہ ہوگی، احادیثِ کبریٰ میں بکریوں کے بالوں کا ذکر حصہ کے لئے نہیں بلکہ
محض کثرتِ بیان کرنے کے لئے ہے تو مطلب یہ ہوا کہ خدائے پاک شبِ برات
میں بے شمار لوگوں کو بخش دیتا ہے اور انھیں جہنم سے آزاد کر کے جنت کا حقدار
بنادیتا ہے۔

• حضرت ابو بکر صدیق، حضرت ابو موسیٰ اشعری، حضرت عبداللہ بن عمرو
بن عاص اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ حضور
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ لَیَطْلَعُ فِی لَیْلَةِ النِّصْفِ
 مِنْ شَعْبَانَ فِیَغْفِرُ لِمَنْ یُحِبُّ خَلْقَهُ
 اِلَّا الْمُشْرِکِیْنَ اَوْ مُشَاحِنَ - فِی
 رَدَّایَةِ اُوْفِی قَلْبِهِ مَخْنَاءٌ وَ فِی
 رَدَّایَةِ اَحْمَدِ اِلَّا اثْنِیْنِ مُشَاحِنَ
 وَقَاتِلِ نَفْسٍ -

بیشک اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں رات
 میں بجلی رحمت (دنیا والوں پر) نازل کرتا ہے
 تو اپنی ساری مخلوق کو بخشتا ہے لیکن مشرک
 یا کینہ رکھنے والے کو نہیں بخشتا، بیہقی کی روایت
 میں ہے کہ جس کے دل میں عداوت یا جذبہ انتقام
 ہو نہیں بخشا جاتا ۱۴۱۱ھ کی روایت میں ہے کہ

دو شخصوں کی بخشش نہیں ہوتی بدعتی جو جماعت اہل سنت سے خارج ہو

اور جس نے کسی کو (ناحق) قتل کر دیا ہو - (۱)

• حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شعبان کی پندرہویں رات میں اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر نگاہ رحمت فرماتا ہے تو ایمان والوں کو بخش دیتا ہے اور کافروں کو مہلت دیتا ہے، اور کینہ والوں کو ان کے کینے کی وجہ سے چھوڑے رہتا ہے یہاں تک کہ وہ کینہ چھوڑ دیں - (۲)

• حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے پاس جبریل علیہ السلام شعبان کی پندرہویں رات میں

(۱) سنن ابن ماجہ ص ۱۰۱ باب مذکور، مسند امام احمد بن حنبل ص ۱۶۶ ج ۲

بیہقی شریف — مشکوٰۃ شریف ۱۱ قیام رمضان فصل ۳ - طبرانی ومعجم ابن حبان

(۲) دلائل مشنور ص ۲۴ ج ۶ بحوالہ بیہقی شریف -

تشریف لائے اور مجھ سے فرمایا اے صاحبِ مدح کثیر! اپنا سر آسمان کی طرف اٹھائیے، میں نے پوچھا یہ کون سی رات ہے؟ فرمایا یہ وہ رات ہے جس میں اللہ تعالیٰ رحمت کے تین سو دروازے کھول دیتا ہے اور کافروں، مشرکوں کے علاوہ سب کو بخش دیتا ہے مگر یہ کہ وہ جا دو گر ہو، یا کافروں کی باتیں اٹھل چکھو سے بتانے والا، یا بتانے کا عویدار، ہو، یا شراب کا عادی ہو، یا سونے کا عادی ہو، یا زنا کا عادی ہو کہ ان مجرموں کی اپنے اپنے گناہ سے توبہ کرنے سے پہلے بخشش نہیں ہوتی۔ پھر جب رات کا چوتھا حصہ ہوا تو جبریل علیہ السلام اترے اور عرض کیا۔ اے صاحبِ مدح عظیم! اپنا سر اٹھائیے، سرکار نے اپنا سر اٹھا کر دیکھا کہ جنت کے سب دروازے کھلے ہوئے ہیں۔ پہلے دروازے پر ایک فرشتہ تہادے رہا ہے کہ اس رات میں رکوع کرنے والوں کو بشارت ہو، دوسرے دروازے پر ایک فرشتہ آواز دیتا ہے کہ اس رات میں سجدہ کرنے والوں کے لئے بشارت ہو، تیسرے دروازے پر ایک فرشتہ آواز دیتا ہے کہ اس رات میں دعا کرنے والوں کیلئے بھلائی ہو، چوتھے دروازے پر ایک فرشتہ آواز دیتا ہے کہ اس رات میں ذکر کرنے والوں کو مبارک ہو، پانچویں دروازے پر ایک فرشتہ آواز دیتا ہے کہ اس رات میں خدائے ڈر کی وجہ سے رونے والوں کو مبارک ہو، چھٹے دروازے پر ایک فرشتہ آواز دیتا ہے کہ اس رات میں تمام مسلمانوں پر خدا کی رحمت ہو، ساتویں دروازے پر ایک فرشتہ پکارتا ہے کہ ہے کوئی کچھ مانگنے والا کہ اسے منہ مانگی مراد دی جائے، اور آٹھویں دروازے پر ایک فرشتہ پکارتا ہے کہ ہے کوئی بخشش چاہنے والا کہ اسے بخش دیا جائے۔ میں نے پوچھا اے جبریل! یہ دروازے کب تک

کھلے رہتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا شروع رات سے فجر کے نمودار ہونے تک پھر فرمایا اے حمد والے! اس رات میں اللہ تعالیٰ قبیلہ کلب کی بکریوں کے بال کی تعداد میں لوگوں کو جہنم سے آزاد کر دیتا ہے۔ (۱)

• حضرت نوفل بکالی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی شعبان کی پندرہویں رات میں اکثر باہر آیا کرتے تھے، ایک مرتبہ اسی رات میں باہر آئے اور آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت داؤد علیہ السلام نے اسی پندرہویں رات میں آسمان کی طرف نظر اٹھا کر فرمایا کہ یہ وہ وقت ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ سے جس نے دعا کی اس کی دعا اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی، اور جس نے بخشش کی دعا مانگی اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا بشرطیکہ دعا کرنے والا اعتدال یعنی ناجائز معمول دھجی، انکم ٹیکس، ہاؤس ٹیکس وغیرہ) لینے والا، جادوگر، کاہن، نجومی، جلاذ، فال نکالنے والا، گویا اور باج بجانے والا نہ ہو۔ اس کے بعد حضرت علی نے یہ دعا کی، اے اللہ، داؤد کے رب، اس رات جو شخص دعا مانگے، یا بخشش چاہے اس کی دعا قبول کرے کیونکہ اس رات میں تیرا خصوصی فضل و کرم زبان زدِ فاضل دعا ہے اگرچہ دوسری راتوں میں بھی کرم فرماتا ہے۔ (۲)

• حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ شعبان کی پندرہویں رات میں اللہ تعالیٰ جبریل علیہ السلام کو جنت میں بھیج کر کہلاتا ہے کہ پروری جنت

(۱) غنیۃ الطالبین ص ۱۶۹، ۱۷۰۔ فصل فی لیلۃ العرۃ وما خفت بہ من الریحۃ الخ

(۲) ما ثبت بالنسۃ مترجم ص ۱۵۲ بحوالہ ابن ماجہ۔

مجاہدی جائے کیونکہ آج کی رات آسمان کے ستاروں، دنیا کے رات و دن،
درختوں کے پتوں، پہاڑوں کے وزن اور ریت کے ذروں کی تعداد کے برابر
اپنے بندوں کو بخش دوں گا۔ (۱)

مسلمان خدا کے پاک کے اس احسان عظیم پر جس قدر ناز کرے کم ہے،
سچ ہے

باڑا جو بیٹے پر تو تفصیل کریم کا
کشکول بھر دے گنبدِ عرشِ عظیم کا

اس دنیا میں کچھ ایسے بھی
اللہ کی رحمت سے محروم رہنے والے | نافرمان اور مصیبت کا رہیں جو
رحمتوں کی اس برسات میں بھی ایک قطرہ آب بکواس کے ترشحات سے بھی محروم
رہتے ہیں۔ احادیثِ کریمہ کے مطابق ان کی فہرست یہ ہے۔

(۱) مشرک، جو خدائے وحدہ لا شریک کے ساتھ دوسرے کو اس کا شریک،
ساجھی اور سستی عبادت قرار دے اس کے بارے میں خدائے ذوالجلال کا فیصلہ
ہے کہ لَا يَغْفِرُ اللَّهُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ۔ بیشک
اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے، اور شرک کے نیچے جو کچھ ہے
جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے (قرآن) کا فزاور تہجد بھی مشرک ہی کے کلمہ میں ہیں۔
(۲) ماں کے نافرمان (۳) باپ کے نافرمان۔ خدا اور رسول کے بعد حقوقِ اعباد

میں ماں باپ کا حق سب سے زیادہ ہے تو ان کی نافرمانی کا وبال بھی اسی طرح ہوگا۔ حدیث میں ماں باپ کی خدمت نہ کرنے والے کے متعلق تین بار فرمایا گیا (۱) ذیل ہو، وہ ذلیل ہو، وہ ذلیل ہو۔ (۱)

(۳) کاہن جو آئندہ کی پوشیدہ باتیں اٹکل پیچوسے بتائے، یا بتانے کا مدعی ہو۔

(۵) بخوی جو غیب کی خبر دے، عالم غیب ہونے کا دعویٰ کرے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بخوی کا ہن ہے اور کاہن جادوگر ہے اور جادوگر کافر ہے۔

(مشکوٰۃ ص ۲۹۲ بحوالہ الرزین)

(۶) جادوگر۔ اس کے بارے میں یہ حدیث گزر چکی کہ وہ کافر ہے یہ لوگوں کو ایذا دیتا ہے اور زمین میں فساد پھیلاتا ہے شرح فقہ اکبر میں ہے کہ جمہور علماء جادوگر کو قتل کر دینا لازم قرار دیتے ہیں۔ یہی مسلک امام ابو حنیفہ امام مالک اور امام احمد کا ہے۔

(ص ۱۸۴)

(۷) فال نکلنے والے۔ قرآن پاک میں فال نکلنے سے عنایت فرمائی گئی ہے۔ **وَأَنْ تَسْقُطُوا بِالْآخِرَةِ**۔

(۸) بدعتی جو جماعت اہلسنت سے خارج ہو۔

(۹) قاتل جو کسی محترم و معصوم جان کو ناحق مار ڈالے۔

(۱۰) جلاور۔ (۱۱) قرابت داروں کے رشتہ کاٹنے والے۔

(۱) تفصیل کیلئے میری کتاب "عظمت والدین" پڑھئے۔

(۱۲) کینڈر۔ جس کا سید کسی مسلمان سے کینڈ کی آلودگی میں ملوث ہو۔
 (۱۳) عادی سود خور۔ جس نے تین بار سود لیا ہو (۱۳) بلا ضرورت شرعی
 سود لینے کے عادی (۱۵) ناجائز محصول (جنگی، انکم ٹیکس وغیرہ) وصول کرنے
 والے (۱۶) زنا کے عادی۔ مرد ہوں خواہ عورت۔

(۱۷) شرب کے عادی (تین بار کوئی کام کرنا اصرار و عادت ہے، اور کرنے
 والا اصرار و عادی) (۱۸) باجہ بہانے والے (۱۹) گویا (۲۰) زمین پر بکتر کی
 وجہ سے کپڑا گھسیٹ کر چلنے والے۔ کپڑا تہیہ ہو، یا پا جامہ، یا پتلون، یا چادر،
 یا جُتے، یا کرتا وغیرہ۔

ان بد نصیبوں کو چاہئے کہ اپنے گناہ سے باز آکر توبہ کریں اور عدائے پاک
 کے انعام و اکرام سے سرفراز ہوں۔

اس مبارک رات میں حضور سرور کائنات ﷺ
قبول شفاعت ہے اَنْصَلَاتِ وَاَزْكِ التَّيَّاتِ کو پوری امت کی شفاعت کے
 عطیہ خاص سے نوازا گیا، یہ علیہ کس تدرہم ہے اس کا اندازہ ذیل کی احادیث
 سے ہوگا۔

☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ
 کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

وَأَعْطِيتُ مَالَهُ يُعْطَيْنَ أَحَدٌ اور مجھے کچھ ایسے فضائل ملے جو مجھے پہلے

امتِ محمدی کے لئے یہ نعمتِ عظمیٰ خدائے کریم نے اسی عظیم راتِ شبِ برأت میں عطا فرمائی تھی، چنانچہ حدیث میں ہے کہ :

☆ اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شبانِ المظلم کی تیرہویں رات کو بارگاہِ خداوندی میں اپنی امت کے لئے شفاعت کی درخواست کی تو ایک تہائی امت کی شفاعت مقبول ہوئی، پھر چودہویں رات میں دعا کی تو دو تہائی امت کی شفاعت عطا کی گئی۔

ثُمَّ سَأَلَ لَيْلَةَ الْغَايِسِ عَشْرًا عَطِيَ
الْجَمِيعَ، إِلَّا مَنْ شَرَّدَ عَنِ اللَّهِ
تَدْرَادَا الْبُعَيْرِ۔
پھر پندرہویں رات شبِ برأت میں دعا کی
تو ساری امت کے حق میں شفاعت قبول ہو گئی
سوائے ان تازبان بندوں کے جو اللہ کی اطاعت
سے اونٹ کی طرح چمک کر بھٹک گئے ہیں۔ (۱)

یعنی اللہ کے حکم سے ستر تہائی اور گناہ پر اصرار کرتے ہیں۔
شفاعت کی وہ نعمتِ عظمیٰ جو خصوصیت کے ساتھ شافعِ محشر، رحمتِ عالم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہی عطا کی گئی اور جسے آپ نے ہم سیدہ کاروں کے لئے
قیامت کے دن کے لئے محفوظ کر رکھا ہے وہ نعمت جس رات میں آپ کو عطا کی گئی
وہ کس قدر عظیم ہوگی اس کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا ہے
سنئے ہیں کہ محشر میں صرف انکی رسائی ہے : جب انکی رسائی ہے تو جہنم آئی ہے

(۱) الکشاف عن حقائق التنزیل ص ۳۰۰ - د مکاشفة القلوب عربی ص ۲۵

اس لئے رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی امت کو اس رات میں قیامِ اللیل کا حکم دیا ہے، اور خود بھی شب بیداری فرما کر اس کا عملی نمونہ دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ ارشادِ رسالت ہے۔

قُومُوا لَيْلَهَا وَصُومُوا نَهَارَهَا
شبِ برأت میں جاگ کر عبادت کرو
(ابن ماجہ ص ۱۰۰) اور دن میں روزہ رکھو

نفل نمازیں، اذکار، اور دعائیں سب عبادت میں داخل ہیں۔
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ يَصَلِّي فَاُطَالَ السُّجُودَ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنِّي قَدْ قُبِضَ النَّبِيُّ

حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شبِ برأت میں نماز پڑھنے لگے تو سجدہ اتنا دراز کیا کہ مجھے یہ غم نہ ہو گیا کہ آپ وصال فرما گئے۔
(بخاری ص ۱۰۰)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو پانچ راتوں میں شب بیداری کرے اس کے لئے جنت واجب ہے (انہیں میں ایک رات) شعبان کی پندرہویں رات شبِ برأت ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ہفتم بحوالہ امبہانی)

نیز ارشادِ نبوت ہے کہ شبِ برأت میں عبادت کرنے والوں کو فرشتے تہنہ دیتے ہیں۔

طُوبَى لِمَنْ رَكَعَ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ.
بشارت اور رحمت ہے۔ اس رات میں سجدہ کرنے والوں کے لئے بھلائی اور سعادت ہے۔
(نیز الطاہرین ص ۱۷۹)

تو مسلمانوں کو چاہئے کہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد اور اسوۂ حسنہ پر عمل کرتے ہوئے اس مبارک رات میں جاگ کر ذکر و عبادت کریں۔ دعا و مناجات میں مشغول رہیں اور جنت اور فرشتوں کی بشارت کے حقدار بنیں۔
 آج کی رات نہ خوابوں میں گزرنے پائے
 آج کی رات ہے رورو کے دعا کرنے کی

(۱) اس رات کی آمد سے پہلے تمام مسلمانوں
شبِ برأت کا خیر مقدم | کے لئے افضل و مستحب یہ ہے کہ ایک دوسرے سے اپنا تصور معاف کرائیں اور خاص طور سے مذکورہ بالا معصیت کاروں پر لازم ہے کہ ان جرائم کے ارتکاب سے باز آجائیں جو کبلاً مبارکہ میں بھی انھیں خدا نے پاک کی رحمتوں سے دور رکھتے ہیں اور اس کی بخشش کے قریب نہیں ہونے دیئے۔ گوشہٴ مغفلات میں ایسے جن نافرمانوں یا مجرموں کا ذکر آیا ہے ان میں تین طرح کے لوگ ہیں

— (۱) — کچھ تو وہ ہیں جو صرف حق اللہ میں گرفتار ہیں مینی انھوں نے اللہ تبارک و تعالیٰ کے حق کو پا مال کیا جیسے کافر، مشرک، مرتد، کاہن، نجومی، گویا، باجہ بجانے والا، جبکہ یہ چاروں اپنے کام پر کوئی عوض نہیں زمین سے کپڑا گھسیٹ کر چلنے والا۔ وغیرہ۔ ان کو حکم یہ ہے کہ اپنے گناہ پر شرمندہ ہو کر اسے چھوڑ دیں، اور پھر کبھی اس کے نہ کرنے کے پختہ ارادہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بارگاہیں سچے دل سے توبہ کریں۔ گناہ علانیہ ہو تو توبہ بھی علانیہ کریں۔

حباب ۷۔ کچھ وہ لوگ ہیں جو حق العبدیں بھی گرفتار ہیں کراخوں نے اپنے کسی کام یا بات کے ذریعہ کسی مسلمان مرد یا عورت کو تکلیف پہنچائی، اس کا دل دکھایا۔ جیسے ماں باپ کے نافرمان لڑکے یا لڑکی، شوہر کی نافرمان عورت، زنا کار خواہ مرد ہوں یا عورت، جادو، ٹوٹا کے ذریعہ پریشان کرنے والے، پارسا مرد یا عورت پر زنا کی تہمت لگانے والے، یا کوئی بھی جھوٹا الزام لگانے والے، ناسحق گالی دینے والے، غیبت کرنے والے۔ ان کو حکم ہے کہ اپنے تکلیف دہ قول و فعل سے باز آ کر توبہ کریں اور جنہیں تکلیف پہنچی ہے ان سے معافی مانگیں۔ حدیث میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دفتر (گناہوں کے) تین ہیں۔ ایک دفتر میں سے اللہ تعالیٰ کچھ نہ بخشے گا۔ اور ایک دفتر کی اللہ تعالیٰ کو کچھ پرواہ نہیں، اور ایک دفتر میں سے اللہ تعالیٰ کچھ نہ چھوڑے گا۔

وَأَمَّا الَّذِينَ لَا يَتَرَكُوا
اللَّهُ مِنْهُمْ فَمَنْعَالِ الْعِبَادِ بَيْنَهُمْ
مَنْعَالُ لَا مَحَالَةَ۔
جس دفتر سے اللہ تعالیٰ کچھ نہ چھوڑے گا
وہ بندوں کا آپس میں ایک دوسرے پر
ظلم ہے کہ اس کا بدلہ ضرور دلا یا جائے گا۔

(مسند امام احمد بن حنبل، دُستورکِ عالم)

اس حدیث میں پہلے در اعمال ناموں کا تعلق حقوق اللہ سے ہے اور آخری اعمال نامہ کا تعلق حقوق العباد سے ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حقوق میں سے کفر و شرک کو اور بندوں کے کسی بھی حق کو نہیں بخشے گا۔

۸۔ (ج)۔ کچھ لوگ وہ ہیں جو بندوں کے جانی یا مالی حق میں ظلم کے

مُر تکب ہوں۔ جیسے کسی محترم جان کو ناحق قتل کرنے والا خواہ ہتھیار سے قتل کیا ہو یا جادو ٹوٹانا سے۔ کاہن، بخومی، گوتیا، باجہ بجانے والا، جب کہ یہ اپنے کام پر کوئی مُعاوضہ لیں، چور، سود خور، رشوت خور، غاصب، جسم فردش، زانیہ، دوسرے کا مال ناحق ہڑپ کر لینے والے، قرض لے کر فراخی کے باوجود ادا نہ کرنے والے وغیرہ۔ ان کو حکم ہے کہ اپنے گناہ کو چھوڑ کر توبہ کریں، جس کا مالی حق عائد ہوتا ہو اس کا مال اس کے حوالہ کریں، ادیائے مقتول مال لیکر صلح پر راضی ہوں تو مال دے کر ان سے صلح کر لے، فوراً مال کی ادائیگی کی وسعت نہ ہو تو قسم نامہ صورتوں میں حق والوں سے مہلت لیں، صاحب حق معلوم نہ ہوں تو ان سے لیا ہوا مال بلا نیتِ ثواب غریب مسلمانوں پر صدقہ کریں۔ بالفرض ان ظالموں میں کوئی عاجز و محتاج ہو تو دور آئندہ مالدار ہونے کی امید نہ ہو تو وہ صاحب حق سے معاف کرائے اور صاحبِ حق کو چاہئے کہ ایسے عاجز و دور ماندہ کو معاف کر دے۔

خدا کے ذوالجلال کی عدالتِ عالیہ کا ضابطہ یہ ہے کہ وہ اپنے حق میں بندوں کے ظلم و زیادتی کو کبھی بغیر توبہ، اور کبھی توبہ کے بعد معاف فرما دیتا ہے۔ لیکن بندوں کے حق میں بندوں کے ظلم و زیادتی کو اس وقت تک معاف نہیں کرتا جب تک کہ خود بندہ معاف نہ کر دے کہ کوئی ستم رسیدہ یہ شکایت نہ کر سکے کہ اے حاکمِ حقیقی مجھے انصاف نہ ملا، اگرچہ وہ قادرِ مطلق جو کچھ کرے سب اس کا عدل ہے۔ حدیث میں ہے کہ اللہ کے رسول، صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

يُغْفَرُ لِمَنْ يَتُوبُ إِلَيْهِ إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ أُولَٰئِكَ هُمُ الرَّاكِبُونَ
 خشکی میں شہید ہونے والے کے سب گناہ
 معاف کر دیئے جاتے ہیں مگر حقوق العباد
 (سنن ابن ماجہ، مسلم کبیر طبرانی)

اور یہ حدیث ابھی گزری کہ بندوں کا ایک دوسرے پر ظلم ہو تو اللہ تعالیٰ اُسے
 نہیں چھوڑتا یعنی معاف نہیں کرتا، اور بدلہ دلاتا ہے، (مسند رک ہند احمد)
 نیز ارشاد نبوت ہے۔

وَإِنَّ صَاحِبَ الْغَيْبَةِ لَا يَغْفِرُ
 اور خفیہ نور کی بخشش نہ ہوگی یہاں
 لِمَنْ حَتَّىٰ يَغْفِرَ لَهُ صَاحِبُهُ
 تک کہ جس کی چغلی کی ہے وہ اسے
 بخش دے۔ (بیہقی)

چودہ شعبان کو دن میں روزہ رکھے اور بہتر یہ ہے کہ
 پندرہ شعبان کو بھی روزہ سے رہے اور اگر خدا تو فیق دے
روزہ
 تو مزید اور روزے رکھے۔

☆ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، وہ بیان فرماتی
 ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شعبان اور رمضان کے علاوہ
 مسلسل دو مہینے تک روزہ رکھتے ہوئے نہ دیکھا۔ (۱)

☆ حضرت عاتکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کسی مہینے میں شعبان سے زیادہ (نفل) روزے رکھتے ہوئے

نہیں دیکھا، آپ اس ماہ کے اکثر بلکہ تمام دنوں کے روزے رکھتے تھے۔ (۱)
 ☆ یہ حدیث گزر چکی ہے کہ آپ نے فرمایا پندرہویں شعبان کے دن میں
 روزہ رکھو۔

شبِ برأت کے اُردو اَعمال | اس رات میں جاگ کر تلاوتِ قرآن کریم
 کرے، اذکار و نوافل میں مشغول رہے۔
 اور حدیث کی دعائیں پڑھے، اُمراتِ مسلمین و مسلمات کے لئے صدقہ و خیرات کرے،
 اور ایصالِ ثواب کے ذریعہ انھیں نفع پہنچائے۔
 ان تمام امور کی تفصیل کتاب کے اخیر میں صفحہ ۵۰ سے صفحہ ۶۴ تک ہے۔

آتشِ بازی کی بدعت | مسلمانوں کی بڑی بد نصیبی یہ ہے کہ ان کے نیک کام
 بسا اوقات افراط و تفریط سے خالی نہیں ہوتے،
 اور شیطان اپنے خفنی ذریعہ سے ان کے لئے نیک کاموں میں بُرائی کی صورت پیدا کر دیتا
 ہے، ظاہر ہے کہ شبِ برأت قربِ الہی کے لئے عبادتوں کی رات ہے اس میں خوشیاں
 بھی منائی جاسکتی ہیں کہ اگر تبارک و تعالیٰ نے ہم کو ایسی رات کی برکتوں سے نوازنے کا
 موقع مرحمت فرمایا مگر ہم خوشی کی حدود کو پار کر جاتے ہیں اور شیطانی دوسرے سے ایسے
 امور انجام دینے لگتے ہیں جو سراسر ناجائز و گناہ ہیں اور ہم کو احساس تک نہیں ہوتا کہ
 اپنی بھلائیوں میں برائیوں کی آمیزش کر رہے ہیں صرف اسی پر بات موقوف نہیں بلکہ
 تفسیحِ مال، اسراف، بیجا اور فضول خرچی جیسی بُری چیزوں میں مبتلا ہو کر عصیانِ کاری کا
 بوجھ اپنے ذمے لیتے ہیں عا طور پر شعبان کی اس عظیم رات کے آنے سے پیشتر بلکہ شعبان

کے رویت ہلال ہی سے آتش بازی محلہ قریرہ قریرہ شروع ہو جاتی ہے ہم بڑے شوق کے ساتھ آتش بازی کا سامان خرید کر اپنے بچوں کو اس سے خوش کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور ہم کو گمان تک نہیں ہوتا کہ ہم کوئی بُرا کام کر رہے ہیں حالانکہ یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ شریعتِ اسلامی کی روح و رُح کے بالکل خلاف ہے کہ ایسی بُری شے کا ارتکاب ایسی پاک رات کی تیاری کے لئے کیا جائے شاید ہی کوئی عقلمند آدمی ہو کہ آتش بازی کے اسراف سے انکار کرے ، قرآن حکیم کے اندر تفصیل ال و فصول خرچی پر سخت تنبیہ فرمائی گئی بلکہ ایسے لوگوں کو شیطان کا بھائی قرار دیا گیا یعنی بُرائی کے کاہن شیطان کے مسین و مددگار ۔ ارشاد باری ہے : اِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا اِخْوَانَ الشَّيْطَانِ (دس الاسراء ۲۷) بیشک فصول خرچی کرنے والے شیاطین کے بھائی ہیں اور ایک جگہ فرمایا گیا ۔ وَلَا تَسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ (دس الاحزاب ۳۱) فصول خرچی نہ کرو بیشک اللہ فصول خرچی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا ۔

جب اللہ تبارک و تعالیٰ غلط مصارف میں اپنے مال کے ضائع کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا اور انھیں شیطان یعنی کابھائی قرار دیتا ہے تو اس کے باوجود اسراف پسندی کا اظہار ایک مسلمان کے لئے بڑے ہی شرم اور ننگ و عار کی بات ہے اس کی غیرتِ ایمانی یہ کیسے گوارہ کرتی ہے کہ جس چیز کو اللہ عز و جل ناپسند فرمائے وہ اپنے کردار کے ذریعہ اس کی پسندیدگی کا مظاہرہ کرے ۔ اسراف اور فصول خرچی ایک صاحبِ ایمان کے لئے ہر حال میں گناہ و حرام ہے لیکن شبِ برات میں ایسے ناپسندیدہ فعل کا ارتکاب نہ صرف حرام و گناہ ، بلکہ بہت بڑی محرومی و بد نصیبی کی بات ہے ، اللہ تعالیٰ قومِ مسلم کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ آتش بازی کی لغت سے باز آ کر ہر سال لاکھوں لاکھ روپے کی اِصاعت و بربادی سے بچیں اور اسے اللہ کے راستے میں خرچ کر کے اس کی رضا و خوشنودی اور اجرِ عظیم کے سستی بنیں ۔

شبِ قدر

اللہ تبارک و تعالیٰ نے سرور کائنات فخر موجودات جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو خیر امت، کا خطاب دیا اور اسے افضل الامم بنایا تو اس نے اس امت کو بہت سے ایسے خصائص و امتیازات بھی عطا کئے جو گزشتہ امتوں کے حصے میں نہیں آئے۔ انھیں خصائص میں سے ایک اہم خصوصیت شب قدر کی نعمت عظمیٰ ہے جو سرکار کی شبِ ولادت کے بعد تمام مقدس راتوں میں سب سے عظیم و افضل ہے یہ آسمان پر فرشتوں کے لئے عید کی رات ہے اور زمین پر انسانیت کے لئے معراج کمال کے حصول کی رات ہے یہ وہ رات ہے جس میں دریا ئے کرم جو شہ پہنچتا ہے اور کسی بھی طالبِ خیر کو محروم نہیں کیا جاتا، رات بھر رحمتوں کی برسات ہوتی ہے، خیرات و برکات کا نزول ہوتا ہے، مردہ دلوں کو زندہ گی عطا کی جاتی ہے اور ردحوں کی تاریک دنیا کو انوار و تمکینات سے جگمگایا جاتا ہے، مومنوں کو ملائکہ کے سلام آتے ہیں اور پوری زمین کو ان کے درود و مسود سے بے قعدہ نور بنادیا جاتا ہے، قرآن مقدس جو وعدائے ذوالجلال کا آخری کلام، اور دنیا کی سب سے عظیم و بابرکت کتاب ہے، جو آسمانی کتابوں میں بھی اپنی ہمہ گیری، اور وسعت و حفاظت کے لحاظ سے آفتاب کی طرح تاباں و درخشاں ہے، جس کی نور بنیزی و وضو نشانی نے نہ جانے کتنی کفر کی کستی، مہیب تاریکیوں اور گھنگھو ر گھٹاؤں میں ایمان و الیمان کا چراغ چلایا، اور نہ معلوم اسکی اثر آفرینی و اعجاز بیانی نے کتنے قلوب کو سحر کیا، غلامیہ کر جو ساری کائنات کے لئے نجات و فلاح کا ضامن ہے، رحمتوں کی

خزینہ اور برکتوں کا گنجینہ ہے، وہ مقدس کلام اسی مقدس رات میں آسمان دنیا کی طرف نازل ہوا، یہ عظیم امانت اسی عظیم رات میں انسانوں کے لئے، بَيْتُ الْغَزَةِ کے سپرد ہوئی۔ خدائے اکبر خود اس کی شہادت دیتا ہے، بلکہ وہ خود اس رات کے فضائل بھی بیان کرتا ہے چنانچہ ارشاد فرماتا ہے۔

إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ
وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ
لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ سَنَةٍ
نَزَّلَ الْمَلَكُ وَالرُّوحُ فِيهَا
بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ
سَلَامٌ تَقَرَّعَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ

بیشک ہم نے قرآن مجید کو شبِ تدریس امداد اور تم نے کیا جانا کہ شبِ تدریس کیا ہے؟ شبِ قدر ہزار ہینوں سے بہتر ہے اس میں فرشتے اور جبریل (رضیٰ اللہ عنہ) اپنے رب کے حکم سے ہر کام کے لئے (جو اللہ تعالیٰ نے اس سال کے لئے مقدر فرمایا) اترتے ہیں وہ صبحِ مچکنے تک (پلاؤں اور آفتوں سے) سلامتی ہے۔

(سورۃ القدر ۹۷)

(۱) حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ سورۃ کب نازل ہوئی بیان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں تو بنی اسرائیل کے ایک ایسے مجاہد جلیل کا تذکرہ ہوا جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہزار ہینے تک مسلسل جہاد کیا تھا تو رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس پر تعجب ہوا۔ آپ نے اپنی امت کے لئے بھی اس خیر کثیر کی ترغیب فرمائی اور خدائے کریم کی بارگاہ میں عرض کیا کہ بارالہ! اتنے میری امت کو بہت مختصر عمر عطا کی ہے۔ اور اس کے اعمال بھی دوسری امتوں کے نسبت کم فرمائے ہیں (تو ایسا نہ ہو کہ یہ امت اپنی عمر گمراہ کے باعث اس سعادتِ عظمت سے محروم رہ جائے جس کے حصول کا کتاب کے لئے عمر درازی حاجت

ہوا کرتی ہے۔ یہ دعا رب کائنات کے سب سے زیادہ محبوب نبی محمد رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تھی جن کے قرب خاص کا عالم یہ ہے کہ:۔
خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم :۔ خدا چاہتا ہے رضا کے محمد
تو ان کی یہ دعا کیوں کر مقبول نہ ہوتی۔ اس دعا کے صدقے میں آپ کو اور آپ کی
امت کو اُس گناہ بے ہمتانے ایک ایسی جلیل القدر نعمت سے سرفراز فرمایا جس کی
اگلی امتوں میں کوئی نظیر نہیں ملتی۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں :

فَاعْطَاهُ اللَّهُ تَعَالَى لَيْلَةَ الْقَدْرِ
خَيْرًا مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ - مُدَّةَ حَمَلِ
الْإِمْرَأَةِ ابْنِ السَّلَامِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
لَهُ دَلَامَتُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ -
فِيهِ مِنْ خَصَائِصِ هَذِهِ الْأُمَّةِ -
اللہ تعالیٰ نے آپ کو شبِ قدر عطا فرمایا
جو ہزار مہینے کی عبادت اور اُس جہاد سے
افضل ہے جو اسرائیل مجاہد نے خدا کے
راستے میں کیا تھا۔ تو یہ عظیم رات اس
امت کے خصائص سے ہے۔

کہا جاتا ہے کہ اس بندہ خدا کا نام شمعون تھا، اُن کو قادر مطلق نے بڑی قوت
و دلیری عطا کی تھی اس وجہ سے وہ ہزار مہینے تک کافروں سے مسلسل یوں جہاد
کرتے رہے کہ آپ کے گھوڑے کا عمدہ (پٹھ کا بچھونا) کبھی خشک نہ ہونے پایا اور اس
طرح آپ نے کافروں کو زیر کر دیا۔ جب کفار بہت تنگ دل ہو گئے تو انھوں نے اپنے
ایک قاصد کے ذریعہ آپ کی بیوی کو یہ لایج دی کہ اگر وہ اپنے شوہر کو گرفتار کر دے تو یہ اسے
سوتے بے بھر اسونے کا پشت، پیش کریں گے، وہ اس کے لئے آمادہ ہو گئی رات کو جب
حضرت شمعون سو گئے اس نے آپ کو کھجور کی چھال کے رستے سے باندھ دیا جب آپ
بیدار ہوئے اور جسم کو ہلایا تو زبردست ٹکڑا پارہ پارہ ہو گیا۔ بیوی سے پوچھا تو نے ایسا

کیوں کیا؟ وہ کہنے لگی کہ میں آپ کی طاقت کا اندازہ کرنا چاہتی تھی۔ جب کافروں کو یہ خبر ملی تو انھوں نے اس عورت کے پاس لوہے کی ایک مضبوط زنجیر بھیجی اس نے اس رات بھی وہی حرکت کی مگر اس بجاہ نے اسے بھی توڑ دیا۔ اب ابلیس یسین کافروں کے پاس آیا اور انھیں یہ ترکیب بتائی کہ یہ عورت اپنے خاوند ہی سے دریافت کرے کہ وہ کس چیز کے توڑنے کی طاقت نہیں رکھتا، کافروں نے اپنی جاسوس کو یہ ہدایت بھیج دی اور اس نے شوہر سے پوچھ کر یہ معلوم کر لیا کہ وہ اپنے گیسوؤں کے بندھن کو نہیں توڑ سکتے، ان کے آنکھ لمبے لمبے گیسو تھے جو زمین سے گھسٹتے رہتے تھے جب وہ سو گئے تو اس بے دغا عورت نے چار گیسو سے آپ کے ہاتھ اور چار گیسو سے دونوں پیر باندھ دیے، کفار تو پہلے ہی سے تاک میں تھے فوراً آگئے اور آپ کو گرفتار کر کے اپنے ذبح خانے تک لے گئے، یہ ذبح خانہ چار کوڑاؤں پر، اور اسی کے تناسب سے وسیع اور کشادہ تھا مگر اس دست و بندہ کی بے باوجودہ صرف ایک ستون پر کھڑا تھا، تمام کفار آپ کے گرد جمع تھے انھوں نے آپ کے کان اور ہونٹ کاٹ دیے تب اس مرد بجاہ نے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا کی کہ، ارحم الراحمین! مجھے ان بندھنوں کے توڑنے کی طاقت عطا فرما، اس ستون کو چھت سمیت کافروں پر گرا دے اور مجھے ان کے چنگل سے نجات دے۔ یہ دعا مقبول ہو گئی اور خدا نے آپ کو ایسی قوت بخشی کہ بدن ہلاتے ہی تمام بندھن ٹوٹ گئے پھر اللہ تعالیٰ نے چھت گرا کر سارے کافروں کو ہلاک کر دیا اور یہ بندہ خدا ان کے شر سے نجات پا گئے۔

جب صحابہ کرام نے یہ واقعہ سنا تو عرض کرنے لگے کہ یا رسول اللہ کیا ہم لوگ بھی یہ ثواب حاصل کر سکتے ہیں تو سرکار علیہ السلام نے فرمایا مجھے معلوم نہیں۔ پھر آپ نے بارگاہ الہی

میں دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو شب قدر سے نوازا۔ (مُحَمَّدٌ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) (۲)
 (۲) بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ پہلے زمانے میں ایک نبی شمسون علیہ السلام تھے
 انھوں نے اللہ عزوجل کے دین کے لئے ہزار بیسے ملک کافروں سے جہاد کیا اور بن سے
 ہتھیار و لباس نہیں آتا رہا۔ تو صحابہ کرام نے تمنا کی کہ کاش ہماری عمر بھی دراز ہوتی اور ہم
 بھی ایسا ہی جہاد کرتے تو سورۃ القدر نازل ہوتی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 نے بتایا کہ شب قدر اس ہزار بیسے سے بہتر ہے جس میں حضرت شمسون علیہ السلام نے
 جہاد کیا تھا۔ (عمدة القاری شرح معجم البخاری ص ۱۲۹ ج ۱۱)

(۳) ایک درزر رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے بنی اسرائیل
 کے چار پیغمبروں حضرت ایوب، حضرت زکریا، حضرت یونس اور حضرت یوش بن نون علیہم السلام
 کا تذکرہ فرمایا کہ انھوں نے انہی برس تک ندائے پاک کی عبادت کی اور ایک لمبھی اس کی
 تائزانی میں رگزار اس پر صحابہ کرام کو تعجب ہوا تو حضرت جبریل امین بارگاہ رسالت میں حاضر
 ہوئے کہ یا رسول اللہ آپ کو اور آپ کے اصحاب کو ان بزرگوں کی طاعت و عبادت و عدم
 عصیان پر تعجب ہو گیا، تو اللہ عزوجل نے آپ کو اس سے افضل اور بزرگ عبادت عطا کی
 ہے پھر انھوں نے سورۃ القدر کی تلاوت فرمائی جس میں صرف ایک شب "شب قدر" کی
 عبادت کو ہزار بیسوں کی عبادت سے افضل و بہتر بتایا گیا ہے، یہ سننا تھا کہ صحابہ کرام کے
 دلوں میں خوشیوں کی لہر دوڑ گئی۔

يَقَالُ اِنَّ الصَّوْحَابَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ لَمْ يَفْضَحُوا بَشِيْرَ كَفْرِ حَبِيْمٍ
 بِقَوْلِهَا تَعَالٰی " خَيْرٌ مِنْ اَلْفٍ سَلَفًا "

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اس بشارتِ جلیلہ پر اس قدر خوش ہوئے کہ کبھی اتنا زیادہ

خوش نہ ہوئے تھے۔ (غنیۃ الطالبین ص ۱۱۱، عمدۃ القاری ص ۱۱۶۹)
 ان واقعات میں باہم کوئی منافات نہیں اور اس کا عین امکان ہے کہ بارگاہِ
 رسالت میں ان سب کا ذکر کسی ایک ہی موقع پر ہوا ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ کئی موقعوں پر
 یہ بیان ہوئے ہوں شاید یہی وجہ ہے کہ اس سورہ کو بعض نے مکی کہا، اور بعض نے مدنی۔
 قرآن اقوال میں بھی فی الواقع کوئی اختلاف نہیں کہ ممکن ہے اس سورہ کا نزول ہجرت
 سے پہلے، و بعد کئی موقعوں پر ہوا ہو۔

شب قدر کون سی رات ہے؟ | اس کے متعلق قرآن حکیم و احادیث نبویہ
 میں کوئی واضح و یقینی صراحت نہیں ملتی۔

سائیم احادیث کثیرہ سے یہ ثبوت ضرور فراہم ہوتا ہے کہ یہ مبارک رات رمضان کے
 آخری عشرہ کی پانچ طاق راتوں میں سے کوئی ایک ہے بلکہ اس بات کا بھی ظن حاصل
 ہوتا ہے کہ وہ طاق رات سائیسویں رمضان کی ہے لیکن ان سب کے باوجود یقین سے
 یہ نہیں کہا جاسکتا کہ شب قدر فلاں شب ہے اسی وجہ سے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے
 مؤثر انداز میں ان طاق راتوں میں ذکر و عبادت میں مشغول رہنے کا حکم دیا ہے۔ وہ
 خود بھی عشرہ اخیرہ میں بڑے اہتمام کے ساتھ شب بیداری فرماتے اور اپنے اہل عیال
 کو بھی اس برکت کے حصول کے لئے بیدار رکھتے۔

• اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں ذکر و عبادت کے لئے جتنی کوشش
 اور جہد فرماتے اتنی زیادہ کوشش دوسری راتوں میں نہیں کرتے۔

(مشکوٰۃ ص ۱۸۲ بحوالہ مسلم شریف)

• انھیں اُم المؤمنین کا یہ بیان بھی ہے کہ جب رمضان کا یہ عشرہ آتا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنا بندہ مضبوطا باندھ لیتے اور رات بھر جاگتے اور اپنے اہل و عیال کو بھی بیدار رکھتے۔ (مشکوٰۃ شریف مثلاً بحوالہ بخاری شریف و مسلم شریف)

حضرت شیخ عبدالحی محمد ث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مضبوطی سے ازار باندھنے سے یہ مراد ہے کہ آپ ان راتوں میں عادتِ کریمہ سے زیادہ عبادت فرماتے، یا یہ مراد ہے کہ ازواجِ مطہرات سے بالکل الگ تھلگ رہتے۔ (آئینۃ اللغات ص ۲۷)

یہ کثرتِ عبادت اور جہد اور ازواجِ طاہرات سے علیحدگی اس لئے ہے کہ یہ راتیں بڑی ہی عظیم ہیں جن کی پروردگارِ عالم نے قسم کھائی ہے وَالْفَجْرِ
وَالْيَالِ عَشْرِ (اس صبح کی قسم، اور دس راتوں کی) تو کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی لمحہ بھی یاد اپنی سے غفلت میں گزر جائے کہ یہ ذرا سی غفلت بھی شبِ قدر کی بے قدری ہوگی۔

• یہی اُم المؤمنین بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں شبِ قدر کو تلاش کرو۔ (بخاری شریف ص ۲۷۰) طاق راتیں ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷ اور ۲۹ ہیں۔

بعض فضلاء کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ اِنَّا اَسْرُنَا میں تین جنگِ لیلۃ القدر کا لفظ ذکر کیا ہے جس کے حروفِ نو ہیں اور ان کا مجموعہ ستائیس ہے اس سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ شبِ قدر ستائیسویں شب ہے۔

(آئینۃ اللغات ص ۱۱۵)

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد و عمل یہ درس دے رہا ہے کہ عشرہ آخرہ کی کسی بھی ایک رات کو شبِ قدر یقین کر کے غافل مت ہو جاؤ تمہیں کیا

معلوم کہ شب قدر کون سی رات ہو، اس لئے پانچوں طاق راتوں میں دنیا سے کن رہ کش ہو کر فدائے پاک کے ذکر و تسکین ننگے رہو، شب بیداری کرو، ان میں کوئی ایک رات ضرور شب قدر ہوگی جس میں رحمتوں کی بارش اور خیر و سلام کا فیضان ہوتا ہے۔

شب قدر میں کیا کرے | اس رات میں بھی دنیا کی رغبتوں سے بے نیاز ہو کر ان اذکار و اعمال میں مشغول رہے جن کا تذکرہ

صفحوہ ۶۴ تا ۶۵ پر ہے۔ دل کو حسد، بغض، کینہ، عداوت، غرور، تکبر کی آلائشوں سے پاک رکھے، کسی کا ناحق مال کھایا ہے تو واپس کرے، کسی کو تکلیف پہنچائی ہے تو اس سے معافی مانگے، بالخصوص ماں باپ سے اپنا قصور ضرور معاف کرائے، کسی بھی دعا سے پہلے اور دعا کے بعد درود شریف نہ بھولے۔ اللہ تعالیٰ درود شریف کو ضرور قبول فرماتا ہے اور کریم مولا کے کرم سے یہ بہت ہی بعید ہے کہ اول و آخر کو قبول فرمائے اور درمیان کی دعا کو رد و نسر مادمے۔

حدیث شریف میں ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :
 اَللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يُجَوِّبُ عَنِ اللّٰهِ
 حَتّٰی يُّصَلِّيَ عَلٰی مُحَمَّدٍ
 دُعا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول نہیں
 ہوتی جب تک کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم اور آپ کے اہل بیت پر درود نہ بھیجا
 جائے۔

اس حدیث کو ابوالشیخ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

(الجامع الصغير في احاديث البشير النذير ص ۱۷۲)

عَزَّوَجَلَّ اپنے نور کی خاص تجلی فرماتا ہے۔ فرشتوں سے فرماتا ہے اے گروہ ملائکہ اُس مزدور کا کیا بدلہ ہے جس نے کام پورا کر لیا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اس کو پورا اجر دیا جائے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے میں تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ میں نے سب (روزہ دار بندوں) کو بخش دیا۔ (۱)

(۲)۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ چار راتوں میں خیر و برکت کے دروازے کھول دیتا ہے۔ ایک بقرعید کی رات دوسری عید الفطر کی رات، تیسری پندرہویں شعبان کی رات، چوتھی عید کی رات۔ ان چاروں راتوں میں شام سے صبح تک اللہ تعالیٰ خیر و برکت کے دروازے کھول دیتا ہے۔ (۳) ان چاروں میں باگ کر نفل نمازیں پڑھے۔ عیدین کی راتوں کی عبادت درمیان میں ہے کہ۔

عید و بقرعید کی رات، پندرہویں شعبان کی رات اور رمضان کی آخری دس راتوں اور ذی الحجہ کی پہلی دس راتوں میں شب بیداری مستحب ہے۔ (۴)

(۵)۔ حضرت ابوالکلامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو عیدین کی راتوں میں ثواب کے لئے قیام کرے (جاگ کر

(۱) بہار شریعت ص ۹۸۴ جلد ۵ روزہ کا بیان بحوالہ مصہبانی

(۲) الدر المنثور ص ۲۶ ج ۶ بحوالہ خطیب اور ماہیت بالسنۃ بحوالہ سیوطی شریف مرسلہ و مشکوٰۃ

القلوب ص ۲۴۹ و فیئۃ الطالبین ج ۱ ص ۱۶۹

(۳) رد منکر بر عاشق شامی ص ۱۶۰ ج ۱ مطلب فی ایام ریالی العیدین الخ۔

عبادت کرے) اس کا دل نہ مرے گا جس دن لوگوں کے دل میں گے۔ (۱)
 (۵)۔ صحابی رسول حضرت مساذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو باغ
 راتوں میں شب بیداری کرے اس کے لئے جنت واجب ہے۔ ذی الجوارح انھیں
 نویس، دسویں راتیں۔ عید الفطر کی رات، اور شبان کی پذیرہویں رات یعنی
 شب برأت۔ (۲)

(۶)۔ حضرت محبوب الہی کے ملفوظات میں ہے کہ:
 پیغمبر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص عید الفطر کی رات
 میں دس رکعت نماز اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ
 اخلاص دس مرتبہ پڑھے اور اس نماز سے فارغ ہو کر تومرتبہ درود شریف پڑھے
 اور تومرتبہ استغفار کرے (اَسْتَغْفِرُ اللہَ پڑھے) اور تومرتبہ سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ
 لِلّٰہِ سَلَامًا اِلَّا اللہُ اَللّٰہُ اَكْبَرُ پڑھے۔ پھر اگر وہ میری ساری امت کے لئے
 دعا کرے تو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا اور اس نماز کی برکت سے اسے دیدار نصیب ہوگا۔
 فقہائے کرام فرماتے ہیں کہ عیدین کی شب بیداری یہ ہے کہ عشاء اور فجر کی نماز
 جماعت سے پڑھے۔

(۷) صحیح مسلم میں ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

(۱) ابن ماجہ ص ۱۲۸ کتاب الصیام، تبیل ابواب الزکوۃ۔

(۲) بہار شریعت ج ۲ ص ۱۰۵ بحوالہ مصہبانی۔

(۳) افضل الفوائد مرتبہ حضرت امیر خسرو علیہ الرحمہ مترجم ص ۹

جس نے عشاء کی نماز جماعت سے پڑھی اس نے گویا آدمی رات عبادت کی،
اور جس نے صبح کی (بھی) نماز جماعت سے پڑھی اس نے پوری رات عبادت
کی۔ (۱)

جس سے ہو سکے وہ عیدین کی راتوں میں باگ کر رات بھر یا رات کا
اکڑ حصہ عبادت کرے، ورنہ کم سے کم یہ اتنا ضرور کرے کہ عشاء اور فجر کی نمازیں
جماعتِ اولیٰ سے ادا کرے۔ کہ یہ نہ صرف واجب کی ادائیگی ہے بلکہ ثواب میں
پوری رات کی عبادت کے برابر ہے۔

مصنف کی دوسری تصنیفات

- (۱) کہنیں کا نظام کار اور اس کی شرعی حیثیت۔
- شیر بازار کے کاروبار کا تفصیلی جائزہ اور شرعی حکم۔
- (۲) - جدید بینک کاری اور اسلام - لائف انشورنس، جنرل انشورنس، ڈاکانڈ
اور بینکنگ نظام کے تمام شعبوں کے شرعی احکام۔
- (۳) - لاؤڈ اسپیکر کا شرعی حکم - اس باب میں فقہائے اہل سنت کے اختلافات کے
درمیان تطبیق کا شاہکار نمونہ۔
- (۴) - بصیرتِ انبیاء - انبیاء کرام کا سیر طیبہ کا سب سے اہم باب
- (۵) - غفلتِ والدین، مع حقوق اولاد - اپنے موضوع پر بے نظیر کتاب۔

مُبَارک راتوں میں کیا کرے؟

پچھلے صفحات میں پانچ مبارک اور نورانی راتوں کے فضائل آیات و احادیث کی روشنی میں بیان کئے گئے ہیں۔ یہ فضائل تمام عالم انسانی کو زبانِ مال سے یہ دعوت دے رہے ہیں کہ تم ان راتوں کی قدر پہچانو، دلوں کو کفر و شرک، نفاق و شقاق اور حسد و کینہ کی آلودگیوں سے پاک کر کے بارگاہِ الہی میں تائب و جواد، ان راتوں کو ذکرِ الہی، یادِ خدا، اور طاعات و عبادات سے معمور کر دو، بخشش اور مغفرت چاہو، اور روبرو کر اپنے رحیم و کریم مولیٰ سے حسنِ خاتم کی دعا، اور عزتِ کونین سے سرفرازی کی التجا کر دو، اور خبردار! خبردار! ان راتوں کا ایک لمحہ بھی لہو و لعب، عیش و آرام، غفلت و لاپرواہی اور نیند کے سہرور بخش ہچکولوں میں برباد نہ کر دو۔

ہم اپنے قارئین کی سہولت کیلئے ان راتوں کے اعمالِ نوترین حصوں میں تقسیم کرتے ہیں۔
(۱) شب بیداری یعنی پوری رات، یا رات کے اکثر حصے میں جاگ کر عبادت کرنا۔
 شب بیداری کی خاص خاص عبادتیں یہ ہیں۔

• تلاوتِ قرآن با وضو ہو کر قرآنِ حکیم کی تلاوت کرے اور بہتر یہ ہے کہ کچھ کرے۔
 یہ پڑھے اور کم از کم یہ سورتیں، یا آیتیں ضرور پڑھ لے۔

سورۃ فاتحہ مکمل، سورۃ بقرہ کی آخر کی تین آیتیں رَبِّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ
 سے سورۃ کہف کے شروع کی تین آیتیں (الْحَمْدُ لِلّٰهِ سے وَلَدًا اَمْك)

سورہ یس شریف مکمل، اِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ ۲ مرتبہ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ
۳۴ مرتبہ اور قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ تین مرتبہ۔

ان سورتوں اور آیات کی بڑی فیضیت ہے جو مشکوٰۃ شریف ص ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸ پر درج ہے۔ جس سے ہو سکے وہ زیادہ سے زیادہ قرآن شریف پڑھے کہ تسبیح و تکبیر سے بھی افضل ہے قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ فِي غَيْرِ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ مِنَ التَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ
(مشکوٰۃ ص ۱۸۸)

• نوافل کثرت سے نفل نمازیں پڑھے اور ہر رکعت میں زیادہ سے زیادہ قرآن شریف پڑھے۔ حدیث شریف میں ہے کہ نمازیں قرآن پاک کی تلاوت نماز سے باہر تلاوت سے افضل ہے۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۱۸۸) بہتر یہ ہے کہ دو رکعت کی نیت سے پڑھے اور خاص طور سے صلوٰۃ التسبیح ضرور پڑھے۔

صلوٰۃ التسبیح حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عباس سے فرمایا، اے چچا کیا میں آپ کو عطا نہ کروں، آپ کے ساتھ بخشش

نہ کروں، آپ کے ساتھ احسان نہ کروں؟ ایک روایت میں ہے کہ کیا میں آپ کے ساتھ اچھا سلوک نہ کروں، آپ کو نفع نہ پہنچاؤں؟ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیوں نہیں (ضرور نوازیے) آپ نے فرمایا دس باتیں آپ کو بتاتا ہوں جب آپ یہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کے اٹکلے، پچھلے، پُرانے، نئے، جو غلطی سے کئے، جو تعذبات جان بوجھ کر کئے، چھوٹے، بڑے، چھپے اور کھلے سب گناہ بخش دیگا۔ (اس کے بعد آپ نے صلوٰۃ التسبیح کی ترکیب بتا کر ارشاد فرمایا) اگر آپ سے ہو سکے تو ہر روز یہ نماز ایک بار پڑھ لیں، اور اگر روزانہ پڑھنے کی قدرت نہ ہو تو ہر جمعہ کو

ایک بار پڑھیں اور اگر بھی نہ ہو سکے تو سال میں ایک بار پڑھیں۔ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ
 نَفَعْنِي عُشْرَتِ مَرَّةً۔ اور اگر یہ بھی نہ کر سکیں تو عمر میں ایک بار (ضرور) پڑھ لیں۔
 دس باتوں سے مراد دس گناہ ہیں اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ میں آپ کو
 ایک چیز ایسی بتاتا ہوں جو اگلے، پچھلے، نئے، پُرانے دس قسم کے گناہوں کو مٹا دے
 گی، اور بعض علماء فرماتے ہیں کہ دس بات سے مراد اس نماز کی دس، دس تسبیحات
 ہیں جو سوائے قیام کے ہر سوتہ پڑھی جاتی ہیں۔ (اشعۃ اللمعات ص ۱۷۵۰)

صلوۃ التسبیح کی ترکیب حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس
 کی ترکیب یہ منقول ہے کہ اللہ اکبر کہ کر نیت باندھے
 پھر شمار پڑھے اس کے بعد پندرہ مرتبہ یہ تسبیح پڑھے سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ
 وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ۔ پھر اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اور بسم اللہ پڑھ کر سورہ فاتحہ اور
 کوئی دوسری سورت پڑھے اس کے بعد یہی تسبیح دس مرتبہ پڑھے پھر رکوع کرے
 اور سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ پڑھ کر یہی تسبیح دس مرتبہ پڑھے۔ پھر سر اٹھا کر (یعنی
 کھڑے ہو کر) یہ تسبیح دس مرتبہ پڑھے، پھر سجدہ کرے اور سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى پڑھ کر
 دس بار یہ تسبیح پڑھے پھر سر اٹھا کر (جب بیٹھ جائے تو) دس مرتبہ اے پڑھے، پھر دوسرا
 سجدہ کرے اور سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى پڑھ کر دس مرتبہ یہی تسبیح پڑھے۔ ایک
 رکعت میں یہ کل پچیس تسبیحیں ہوئیں۔ اس کے بعد ہر رکعت اسی طرح پڑھے کہ
 ہر رکعت کے شروع میں قرأت سے پہلے پندرہ بار، اور باقی جگہوں پر دس دس بار

(۱) مشکوٰۃ شریف ص ۱۱۷ بحوالہ ابن ماجہ، ابوداؤد، بیہقی شعب الایمان۔

و بیہقی ص۔ ۱۲۰۵ ترمذی شریف ص ۱۰۹ ابواب الوتر۔

یسیج پڑھے تو چاروں رکعتوں میں کل تین سو تسبیحیں ہوئیں۔ (۱)
 سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس
 نماز کا یہی طریقہ بتایا تھا۔ (۲) اور اسی پر حنفیہ کا عمل ہے۔
 خدا کے تقدس کا ذکر کرے اور اس کی تسبیح و تقدیس میں رطب اللسان
 اذکار رہے افضل اذکار یہ ہیں۔

- سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ۔
- سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ۔
- سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ
 مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذَلِكَ۔ وَسُبْحَانَ اللَّهِ
 عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ مِمَّنْ ذَلِكَ۔ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِثْلُ ذَلِكَ۔
 وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مِثْلُ ذَلِكَ۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ مِثْلُ ذَلِكَ۔

(مشکوٰۃ ص ۲۰۱، ۲۰۲)

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ لِلْأَحَدِ
 الْقَمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ لَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ
 • اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْحَنَّانُ الْمُنَّانُ،
 بَدِيعُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ أَسْأَلُكَ۔

(۱) ترمذی شریف ص ۱۰۴، ابواب الوتر وشعب الایمان ص ۳۵۱

(۲) شعب الایمان بیہقی ص ۳۵۱، ۳۵۲

• وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ - اَللّٰهُمَّ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ - (مشکوٰۃ ص ۱۹۹-۲۰۰)

• لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ - (مشکوٰۃ ص ۲۰۰)
ان کلمات کو زیادہ سے زیادہ پڑھے ان کی بڑی برکت اور بڑی فضیلت ہے۔

یہ بھی اذکار ہی کا ایک شعبہ ہے، اس کی بے پناہ فضیلت ہے
درویش شریف | جو کافی مشہور بھی ہے، بہتر یہ ہے کہ نمازیں جو درود پڑھا جاتا

ہے اسی کا بار بار ورد کرے۔ یہ یاد نہ ہو تو درود غوثیہ پڑھے، جو یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

درج بالا تمام اعمال و وظائف سے فارغ ہو کر پوری توجہ کے ساتھ
دُعا | خدا کی طرف کو لگا کر اور درود کر دے گا کہ اپنی تمام نیک اور جائز
ماہیتیں مانگے۔

دعا کے بہت جلد مقبول ہونے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ درود رکعت نماز
خروج و خضوع کے ساتھ پڑھے۔ اور اس کے بعد یہ کہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ وَ اَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِسَيِّدِكَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ
الرَّحْمَةِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلٰی رَبِّیْ فِی حَاجَتِیْ هٰذِہٖ۔

اس کے بعد وہ دعائیں پڑھے جو آگے لکھی ہیں جب سب دعائیں پڑھ
چکے تو کہے لَیْقَضِیْ لِیْ اَللّٰهُمَّ فَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ۔

سر کا ہیلہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک نابینا صحابی کو اسی ترکیب سے
آنکھوں کی روشنی کے لئے دعا کرنے کی تعلیم دی تھی جو دعا کرتے ہی

یوں شفا یاب ہو گئے کہ جیسے پہلے کبھی وہ نابینا ہی نہ تھے۔ (۱۱)
 بہتر یہ ہے کہ خَفِئَتْهُ رُفِیَ پڑھنے کے بعد درود شریف بھی پڑھے
 پھر دعا ختم کرے۔

قرآن وحدیث کی دعائیں

ان دعاؤں میں وہ تمام باتیں جمع ہیں جن کی انسان کو ضرورت ہے
 اور وہ اس کے لئے دنیا و آخرت میں نافع و مفید ہیں یہ دعائیں یاد کر کے یا
 کتاب میں دیکھ کر پڑھے۔

- ★ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ آخر تک۔
- ★ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔ آخر تک۔
- ★ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ مِنْ مَلِكِ النَّاسِ۔ آخر تک۔
- ★ رَبَّنَا اِنَّمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا الْخِیَافَةُ وَ اَنْتَ خَیْرُ الْغَاثِیْنِ۔
- ★ رَبَّنَا اِنَّمَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةٌ وَ فِی الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ ذَرِّبْنَا عَذَابَ
- النَّارِ ۵ (بقرہ، آیتہ ۲۰۱)
- ★ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَ هَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ

(۱۱) نسائی، ترمذی، ابن ماجہ، حاکم، بیہقی، طبرانی، ابن خزیمہ، مشکوٰۃ،
 ص ۲۱۹ باب جامع الدعا۔ اس حدیث کا تفصیلی واقعہ طبرانی کے حوالے سے ترمذی و بیہقی
 ص ۵۲۹، ۵۳۰ پر درج ہے تفصیل کے لئے اسے مطالعہ کریں۔

رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ - (آل عمران آية ۸)

★ رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي ذُرِّيَّةً تَقْبَلُ دُعَاءِ رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ۝

(ابراہیم آیت ۴۰ - ۴۱)

★ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيْنِي صَغِيرًا - (زین بار پڑھے)

★ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَلِّ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَأْثِمِ،
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ
وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغَنَى وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ
شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ - اللَّهُمَّ اغْصِلْ خَطَايَايَ بِسَاءِ الثَّلَاجِ وَالْبَرَدِ
وَنِقْ قَلْبِي كَمَا نَقَى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَيَا عِذْبِيَّ دَبِيْنِ
خَطَايَايَ كَمَا يَأْعِدُتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ -

★ اللَّهُمَّ ابْنَفْسِي تَقْوَمَا وَتَاكِهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْزِلِكُهَا، أَنْتَ
وَلِيُّهَا وَوَسِيُّهَا، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ
لَا يَحْشُرُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا -

★ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ نَادٍ لِي بِعَمَلِكِ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ،
وَنُجَاءَةٍ تَقْمِيَّتِكَ وَجَمِيعِ سَخَطِكَ -

★ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالْإِلَالَةِ وَأَعُوذُ بِكَ
مِنْ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أَظْلَمَ -

★ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الرِّقَاقِ وَالْإِنْقَارِ وَسُوءِ الْاِخْلَاقِ -

★ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُوعِ فَاتَمَّ بِسُ الْفَجِیْعِ وَاَعُوْذُ بِكَ
مِنَ الْخِیَانَةِ فَاتَمَّ بِسُ الْبَطَانَةِ۔

★ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبَرَمِ وَالْجَذَامِ وَالْجُنُوْنِ وَمِنْ سَبِّ
الْاَسْقَامِ۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۲۱۱، ۲۱۲ باب الاستعاذۃ)

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطِيْئَتِيْ وَجَهْلِيْ وَاَسْرَافِيْ
★ جَامِعُ الدُّعَاءِ فِيْ اَمْرِیْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّیْ اَللّٰهُمَّ

اغْفِرْ لِيْ حِدَّتِيْ وَهَرَلِيْ وَخَطَايَايَ وَدَعْمَدِيْ وَكُلَّ ذَلِكْ عِنْدِيْ اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا سَرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ
اَعْلَمُ بِهِ مِنِّیْ، اَنْتَ الْمَقْدِمُ وَاَنْتَ الْمُوَخَّرُ وَاَنْتَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ۔ (مشکوٰۃ ص ۲۱۸)

★ اَللّٰهُمَّ اَرِنَا قُوَّتِيْ حَيْثُ دَخَبٌ مِّنْ تَغْفِيْ حَيْثُ عِنْدَكَ اَللّٰهُمَّ
مَا رَاْنَا قُوَّتِيْ مِمَّا اَرَبْتُ فَاَجْعَلْهُ قُوَّةً لِّيْ يَمَّا تُجِبُ۔ (مشکوٰۃ ص ۲۱۱)

★ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَدَنِیْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ سَمْعِيْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَصَرِيْ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔ (تین بار پڑھے) (مشکوٰۃ ص ۲۱۲)

خاص شب براءت میں سرکار کے یہ دعا منقول ہے۔

★ يٰ اَعْظَمُ يُرْسِيْ بِكُلِّ عَظِيْمٍ، يٰ اَعْظَمُ لِعُفْرِ الذَّنْبِ الْعَظِيْمِ۔ سَجِدْ وَجْهِيْ
لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ۔ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِعَفْوِكَ
مِنْ عِقَابِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ اَنْتَ كَمَا اَنْتَ عَلٰی نَعْمِكَ (درمنثور ص ۲۱۲ بحوالہ ابن قیم)
★ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَفُوٌّ رَّحِيْمٌ فَاعْفُ عَنِّيْ۔ (مشکوٰۃ ص ۱۸۲)

یہ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ سے آخر تک کا وہ مشکوٰۃ ص ۲۱۲ میں بحوالہ مسلم شریف منقول ہے۔ ص ۱۲۰

اَلدُّوْعَا

یا الہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
 یا الہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو
 یا الہی گور تیرہ کی جب آئے سخت رات
 یا الہی جب پڑے محشر میں شورِ دار و گیر
 یا الہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
 یا الہی سر و مہری پر ہو جب خورشیدِ حشر
 یا الہی حشر کی گری سے جب بھر گئیں دین
 یا الہی نامہ اعمال جب کھلنے لگیں
 یا الہی جب بہیں آنکھیں حسابِ جرم میں
 یا الہی جب حسابِ خندہ بیجا لائے
 یا الہی رنگ لائیں جب میری بے باکیاں
 یا الہی جب چلوں تاریک راہوں کی صراط
 یا الہی جب سرِ شمشیر چلنا پڑے
 یا الہی جو دعائے نیک ہم تجھ سے کریں
 یا الہی جب رضا خوابِ گراں سے سر اٹھائے

جب پڑے مشکل شہرِ مشکل کُشا کا ساتھ ہو
 شادی دیدارِ حسنِ مصطفیٰ کا ساتھ ہو
 ان کے پیارے منہ کی صبحِ جانفزا کا ساتھ ہو
 امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو
 صاحبِ کوثر شہرِ جود و عطا کا ساتھ ہو
 سیدِ سایہ کے ظلقِ لوار کا ساتھ ہو
 دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو
 عیب پوشِ خلقِ ستارہ خطا کا ساتھ ہو
 اُن تبسمِ ریزہ ہونٹوں کی دُعا کا ساتھ ہو
 چشمِ گریبانِ شفیعِ مُرتجی کا ساتھ ہو
 اُن کی نبی نبی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو
 آفتابِ ہاشمی نورِ الہدیٰ کا ساتھ ہو
 رَبِّ سَلِّمْ کہنے والے غمِ زُدا کا ساتھ ہو
 قدسیوں کے لب سے آئینِ زُبا کا ساتھ ہو
 دولتِ دیدارِ حشرِ مصطفیٰ کا ساتھ ہو

یا خدا جسم میں جب تک کہ میری جان رہے تجھ پر حمد تے، تیرے محبوب پر قربان رہے
 شامیانہ پر جبریل کا ہو تربت پر کشتہ عشقِ محمد کی یہ پہچان رہے
 کچھ رہے یا نہ رہے پر یہ دعا ہے کہ آئیر نزاع کے وقت سلامت میرا ایمان رہے

الہی، بحق، بنی ماطہ

کہ بر قول ایمان کم غنائم

(۲) زیارتِ قبور | قبروں کی زیارت بالاتفاق مسنون و مستحب ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زیارتِ قبور کے لئے 'مکرمات' بقیع تشریف

لے جاتے، آپ نے یہ حکم بھی دیا ہے کہ قبروں کی زیارت کرو کہ یہ آخرت اور موت کو یاد دلاتی ہے، دنیا سے بے رغبت کرتی ہے (اس کی بے ثباتی اور ناپائیداری کا احساس اُجاگر کرتی ہے) مبارک راتوں میں زیارتِ قبور زیادہ بہتر اور افضل ہے، حدیث میں ہے، حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ (شبِ برأت میں) سرکارِ میرے پاس تشریف لائے اور ابھی ٹھیک سے کپڑے اتار رہی نہ سکے تھے کہ پھر پہن کر چلے گئے، میں بھی آپ کے پیچھے گئی۔

فَأَذَرُكُنَّهٗ بِالْبَقِيعِ الْغَرَقَدِ
 يَسْتَغْفِرُ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
 وَالشُّهَدَاءِ - (۱)

میں نے آپ کو بقیع الغرقد میں بلایا، آپ مسلمان مردوں، عورتوں اور شہیدوں کے لئے بخشش کی دعا فرما رہے تھے۔

فَقَادَىٰ عَالَمِ الْغَيْرِ مِی سَہِ کہ :

- بابرکت راتوں میں زیارتِ بقود افضل ہے جیسے شبِ برات (شبِ قدر وغیرہ)۔^(۱)

یعنی یہ راتیں زیارت کے افضل اوقات سے ہیں۔

تو ہر مسلمان کو چاہئے کہ قبروں کی زیارت کرے اور خاص طور پر شبِ معراج، شبِ اُتات و شبِ قدر میں ضرور دہائے اور مسلمان مُردوں کے لئے دعائے مغفرت کرے۔

فنا دینی عالمگیری میں ہے :

زیارت کا مستحب طریقہ | جب کوئی شخص قبر کی زیارت کو جانا چاہے تو

مستحب یہ ہے کہ پہلے اپنے مکان (یا مسجد) میں دو رکعت نماز نفل پڑھے۔

ہر رکعت میں سجدہ فاتحہ اور آیہ النکسی، ایک بار اور۔ قل جواسر اھد، تین بار

پڑھے اور اس نماز کا ثواب میت کو پہنچائے اس کے باعث اللہ تعالیٰ میت

کے پاس اس کی قبر میں درج بھیجے گا اور اس شخص کو عظیم ثواب عطا فرمائے گا پھر

وہ قبرستان کو جائے، راستہ میں فضول باتوں میں مشغول نہ ہو۔ جب قبرستان پہنچے

جوتے آواز دے اور قبر کے پاس قبلہ کو پٹھو اور میت کے چہرے کی طرف منہ کر کے کھڑا

ہو، پھر یہ کہ السّلام علیک یا اھل القبور، یغفر اللہ لنا ولکم، اٰمَنَّا

سَلِّمْ وَنَحْنُ بِالْآسْرِ اور جب دعا کرنا چاہے تو رخ قبلہ کی طرف کرے،

یا دعا پڑھے۔ السّلام علی اھل الدیّار من المؤمنین والمؤمنات

ویرحمہ اللہ المسعد من مآد المسخرین وَاَنَا اِنْ شَاءَ اللہ

بِکُمْ لَاحِقُونَ۔ سرکارِ علی الصلوٰۃ والسلام نے یہ دعا حضرت عائشہ کو تعلیم

(۱) فنا دینی عالمگیری ص ۱۴ کتاب النکاح ص ۱۴ باب السادس عشر فی زیارۃ القبور۔

(۲) فنا دینی عالمگیری ص ۱۴

فرمانی تھی ۔ (۱۱)

مردوں کو ثواب پہنچانے کا طریقہ آگے آ رہا ہے۔

(۳) اموات کے لئے خیرات و فاتحہ اور ان کو نفع پہنچانے کا بہت بڑا

ذریعہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک فرائض کے بعد ایک مسلمان کو نفع پہنچانے سے زیادہ کوئی چیز محبوب و پسندیدہ نہیں۔ ارشاد نبوت ہے کہ جو اپنے مسلمان بھائی کو نفع پہنچانے کی استطاعت رکھے وہ اسے نفع پہنچائے (مسلم شریف) نیز ارشاد نبوت ہے۔ مسلمان کے دل کو خوش کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام اعمال میں سب سے زیادہ محبوب ہے، تو اللہ تعالیٰ جسے توفیق دے، اسے اکثر اپنے مردوں کے لئے نفع دینے کے نیک کام کرتے رہنا چاہئے اور خاص کر شبِ برات اور دوسری مبارک راتوں میں اس کا خاص خیال رکھنا چاہئے کہ ان راتوں میں مردے اپنے گھروں کو آتے ہیں اور اپنے لئے صدقہ و خیرات کرتے ہوئے دیکھ کر مسرور ہوتے ہیں۔

● حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ جب عید، یا جمعہ، یا روزِ عاشورہ یا شبِ برات ہوتی ہے مردوں کی رو میں اپنے گھروں کے دروازے پر آ کر کھڑی ہوتی ہیں اور کہتی ہیں کہ بے کوئی جو ہیں یا دکرے، بے کوئی کہ ہم پھر کس کھائے، بے کوئی کہ ہماری عزت کی یاد دلائے۔ (۲)

● دوسری روایت میں ہے کہ ہر جمعہ کی رات اور عیدِ عاشورہ کے دن اللہ

(۱۱) مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۵۳، باب زیارة القبر، فصل ثانی۔ بحوالہ مسلم شریف۔

(۱۲) بیان الاموال و ما یرحمہ اللہ اح بحوالہ خزائنہ اللہ آیات۔

شبِ برأت میں مومنوں کی رو میں اپنے گھر آتی ہیں اور دروازے پر کھڑی ہو کر بلند و غمناک آوازیں پکارتی ہیں کہ اے گھر والو! اے میرے بچو! اور میرے قریب وارو! آج کچھ صدقہ کر کے ہم پر مہربانی کرو۔ (۱) اور بعض روایتوں میں آیا ہے کہ اگر گھر والے میت کے لئے کچھ صدقہ نہیں کرتے تو مُردے حسرت کے ساتھ واپس چلے جاتے ہیں۔ (۲)

تو ہر مسلمان کو چاہیے کہ شبِ برأت اور دوسری مبارک راتوں میں اپنے مُردوں کے لئے عمدہ سے عمدہ کھانے پر فاتحہ و ایصالِ ثواب کرے، فقرار و سائیکن کو کھلائے، صدقہ و خیرات کرے، قرآن شریف پڑھ کر مُردوں کو اس کا ثواب بخشے، ان کے لئے بخشش اور بلندی درجات کی دعا کرے۔

فاتحہ و ایصالِ ثواب کا طریقہ | قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اٰیك بَارِئٌ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ تین بار قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْعَلَمِیْنَ ایک بار قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ایک بار، سورہ فاتحہ ایک بار۔ اَللّٰهُ مُفْلِحُوْنَ تک اور درود شریف پڑھ کر کہے۔

اے پروردگار میں نے جو کچھ پڑھا ان تمام تلاوتوں، درودوں، اذکارِ خیر اور جملہ ماتمّز کا ثواب جیسا کہ تیری شانِ عظیم کے لائق ہو اپنی بارگاہ میں قبول فرما، اور اپنے فضلِ خاص سے یہ ثواب اپنے محبوبِ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہنچا، ان کے صدقے و طفیل میں تمام رُسلِ عظام و انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو اس کا

(۱) فتاویٰ رضویہ، ۲/۲۳ رسالہ آیتان الادراج بحوالہ کشف الغطاء، غرائب، خزائن۔

(۲) فتاویٰ رضویہ، ص ۲۳۲ ج ۴ رسالہ آیتان الادراج بحوالہ دستور القضاۃ و قاضی الاما سفی۔

ثواب پہنچا، نیز خلفاء راشدین، صحابہ کرام، ازواج طاہرات، بنات مکرمات
 و شہداء اِسترا یا و غزوات علیہم الرحمۃ والرضوان کو یہ ثواب پہنچا، ان سب کے صدقہ
 و طفیل میں تمام تابعین، تبع تابعین، ائمہ مجتہدین، محدثین، فقہار، مشائخ سلاسل
 رحمہم اللہ تعالیٰ کو یہ ثواب پہنچا، ان سب کے صدقہ و طفیل میں دنیا بھر کے تمام مسلمین
 و مسلمان جو ہوئے، اور ہیں، اور ہوں گے خاص کر ہمارے عزیز و اقربا کو یہ ثواب پہنچا،
 ان کو، ہم کو، سب کو بخش دے، سب کو معاف فرما، ہم سب کو اپنے فضل خاص
 سے نواز دے، ان کی قبروں کو اپنے انوارِ رحمت سے منور فرما، ان کے درجات بلند
 فرما، اور اولیاء، انبیاء، رسل، خاص کر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فیوض و
 برکات سے ہم کو اور سب کو بہرہ ور فرما — دَمَسَّ اللہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ
 مُصَدِّدًا اِلَیْہِ دَمَحِیْہِ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

مُبَارک راتوں کا ایک نہایت ضروری عمل

مبارک راتوں کے اعمال میں سب سے اہم و اعظم اور انتہائی ضروری و لازمی
 عمل یہ ہے کہ چھوٹی ہوئی فرض و واجب نمازوں کو ادا کرے۔

زندگی کی چھوٹی ہوئی نمازوں کی قضا کا طریقہ | اس مقام پر مجد د اعظم
 امام احمد رضا قدس سرہ کا ایک فتویٰ پیش کرنا ہوں جس سے نہ صرف یہ کہ قضا کے عمومی کا طریقہ معلوم ہوگا۔ بلکہ

تضا کی آسانیاں اور ہر روز کی تضا رکعتوں کی تعداد کا بھی علم ہوگا، اب آپ وہ قویٰ خود سے پڑھیں۔

تضا ہر روز کی نماز کی فقط بیس رکعتوں کی ہوتی ہے۔ دو فرض ہر کے۔ چار ظہر، چار عصر، تین مغرب، چار عشا، تین وتر کے۔

تضائیں یوں نیت کرنی ضروری ہے کہ، نیت کی میں نے پہلی غر کی جو مجھ سے تضا ہوئی یا پہلی ظہر کی جو مجھ سے تضا ہوئی۔ اسی طرح ہمیشہ ہر نماز میں کیا کرے۔ اور جس پر تضا نمازیں بہت کثرت سے ہوں وہ آسانی کیلئے اگر یوں بھی ادا کرے تو جائز ہے (۱) ہر رکوع اور ہر سجدہ میں تین تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ۔ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى کی جگہ صرف ایک بار کہے، ایک تخفیف (آسانی یہ ہوئی ۲)، دوسری تخفیف (آسانی) یہ کہ فرضوں کی تیسری اور چوتھی رکعت میں الحمد شریف کی جگہ فقط سُبْحَانَ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ تین بار کہہ کر رکوع میں چلے جائیں یہ تخفیف فقط فرضوں کی تیسری چوتھی رکعت میں ہے۔ ورتوں کی تینوں رکعتوں میں الحمد اور ورت دونوں ضرور پڑھیں جائیں۔

(۳) تیسری تخفیف (آسانی) پچھلی التَّحِيَّاتُ کے بعد دونوں ورتوں، اور دعا کی جگہ صرف اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ کہہ کر سلام پھیر دیں۔

(۴) چوتھی تخفیف ورتوں کی تیسری رکعت میں دعائے موت کی جگہ اللَّهُ اکبر کہہ کر فقط ایک یا تین بار رَبِّ اعْزِلْنِي رَبِّکے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد سوم منقلا ص ۱۶۲، ۱۶۱) خدا کے پاک ہمیں اور سب مسلمانوں کو اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین

بجاء حبیبہ النبی النذوف الرحیم، علیہ وعلى آله افضل الصلوة والتسلیم۔